REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ٤٠ — شمارہ ٩

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ٧٥ روپے، ششماہی ٥٠.٣٧ روپے، ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ٣٠٠ روپے، فی پرچہ ایک روپیہ پچاس پیسے

The Weekly "BADR" Qadian 143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ١٤٣٥١٦

THE BADR WEEKLY QADIAN-143516 Manager

١٢ شعبان ١٤١١ ہجری — ٢٨ تبلیغ ١٣٧٠ ہش — ٢٨ فروری ١٩٩١ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ولادت

١۔ مورخہ ٦ فروری ١٩٩١ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم مکرم نصیر احمد صاحب عارف کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تحریک وقف نو کے تحت اس عزیز کی پیدائش سے قبل اس کو وقف کیا جاچکا ہے۔ عزیز نومولود کا نام "عرفان احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ اس نومولود کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر، نیک و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے نومولود مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش ناظر بیت المال خرچ کا پوتا اور مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ مکرم چوہدری صاحب شکرانہ فنڈ مسجد فنڈ اور امانت بدر کی مدات میں حصہ لیتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

٢۔ مورخہ ... ٩١ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالمنان صاحب سالک قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "امۃ الباسط" تجویز فرمایا ہے نومولودہ حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقف نو میں وقف ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

درخواست دعا

مکرم سید ناصر احمد صاحب ٹی ٹی امانت بدر میں مبلغ ... روپے ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ ان کے والد صاحب بوجہ ضعیفی اور کمزوری کے بیمار ہیں نیز ان کی بچی کی صحت و عافیت کیلئے اور ترقی ملنے نیز امتحان میں کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

دانشمند انسان وہ ہے جو بلا آنے سے پہلے بچنے کا سامان کرے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بیشک اس زندگی کا خاتمہ ہوکر ایک اور نئے رنگ کی زندگی شروع ہوگی مگر اس وقت ابھی وقت نہیں کہ اس کی تفصیل بیان کریں۔ جنہوں نے اس زندگی میں نیکی کی تخم ریزی کی ہوگی ان کے واسطے ایک پاک سلسلہ شروع ہوگا اور جنہوں نے بُری تخم ریزی کی ہوگی ان کے لئے مشکلات اور عذاب کا سلسلہ ہوگا۔ اس نئی زندگی کا ایک قسم کا تعلق اس زندگی سے بھی رہتا ہے اور بالکل ٹوٹ نہیں جاتا۔ مثال کے طور پر عالم خواب موجود ہے۔ بیداری ایک ایک زندگی ہوتی ہے مگر سوتے ہی ایک عظیم الشان انقلاب آجاتا ہے۔ بعض تفاصیل معلوم تو ہیں مگر ان کا بیان اس وقت نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس امر کے واسطے ایک لمبا وقت چاہیئے۔ منٹوں میں یہ امر طے نہیں ہوسکتا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ٣٦٢-٣٦٣)

"صوفی کہتے ہیں جس شخص پہ چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک دفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہوکر مرے۔ اب ایسے بھی بندگانِ خدا ہیں کہ چالیس دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں، اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ دانشمند انسان وہ ہے جو بلا آنے سے پہلے بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت۔ دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ٢٨٠)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش

تبصرہ

نام کتاب ۔ عظیم زندگی LIFE SUPREME
مصنف ۔ جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ
ترجمہ اُردو ۔ مکرم ذکریا صاحب ورک کنگسٹن کینیڈا (وناشر)
ترجمہ نظرثانی ۔ مکرم حسن محمد خان صاحب۔ عارف ٹورنٹو کینیڈا
مقام اشاعت ۔ لندن (انگلینڈ) قیمت تین پونڈ ۔ صفحات ۱۷۸

کتابت وطباعت اور کاغذ وگیٹ اپ عمدہ کور خوبصورت رنگین تصاویر ۔ صفحہ اول پر مصنف کی خوبصورت تصویر صفحہ آخر پر مصنف، مترجم اور جناب چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ کی دیدہ زیب تصاویر

ملنے کا پتہ :۔

1:- 37 TONSLEY LONDON SW18
2:- ZAKRIEA VIRKE 116 - BASSWOOD PLACE
KINGSTON - CANADA
3:- AHMADIYYA MISSION 10610
JANI STMAPLE - ONT CANADA

یہ ایک انگریز مصنف کی انگریزی تصنیف کا اُردو ترجمہ ہے۔ جس میں قابل مصنف نے اپنی انقلاب انگیز عظیم زندگی کے حالات دلچسپ انداز میں پیش کئے ہیں اور بتایا ہے کہ آپ کس طرح فوجی ملازمت کے ایک اعلیٰ عہدے پر پہنچے اور پھر کس طرح جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اور پھر کس طرح قادیان میں پہنچ گئے۔ اور قادیان کے روحانی ماحول اور حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نہایت روح پرور مجالس سے متاثر ہوکر اسلام اور احمدیت کی آغوش میں آ گئے اور خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے ایک عظیم زندگی کو اختیار کر لیا ہے

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما (درثمین)

اسلامی تبلیغ وتربیت کے اعتبار سے آپ نے قرآن کریم احادیث نبوی ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بائیبل، خلفاء کرام اور بزرگان کے اقوال اور ادب انگریزی کی ضرب الامثال اور پرحکمت مفہوم اور اشعار کو اس ڈھنگ سے اپنی تصنیف میں سمو دیا ہے کہ قاری روحانی سرور کے ساتھ ساتھ مصنف کی پراثر جدت طرازی سے بھی محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتاب کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے گویا مصنف ایک مذہبی عالم ایک فلسفہ دان اور بعض مقامات پر ایک عظیم سائنسدان ہونے کے علاوہ مذہبی معاملات میں صاحب حال عمیق نگاہ رکھنے والے قادر الکلام صحیفہ نگار اور پھر مصنف کا انداز بیان مہکتے ہوئے پھولوں کی طرح شگفتہ بھی ہے۔ مصنف نے انسانی زندگی کے دو کناروں خوشی اور غم کو بھی روحانی چاشنی سے مسرت آمیز انداز سے ہم آہنگ کیا ہے۔

خوشیوں کے ساتھ غم بھی ملے ہیں تو کیا ہوا
شبنم کے اشک بھی ہیں گل کی ہنسی کے ساتھ

بہر حال مصنف کی انقلاب انگیز زندگی جس کا آغاز ایک کٹر عیسائی خاندان سے ہوا اور پھر روحانیت کے عظیم مینار سے اس رنگ میں منور ہوئے کہ احمدیت ان کے رگ وپے میں رچ بس گئی اور پھر اس سے بھی بڑھ کر مقام حاصل کر کے دوسروں کو بھی اس عظیم زندگی کا بھی بھرپور اور نہایت موثر دعوت دی ایسی نادر اور عظیم شخصیت کو ہم بڑے ادب سے عقیدت کا سلام پیش کرتے ہیں

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں

عبد الحق فضل

آیا مرا مسافر!

صد سالہ جشنِ تشکر کے جلسہ سالانہ کینیڈا میں پیارے امام کی تشریف آوری پر ..... جذباتِ دل ... لفظوں کے پیرہن میں! ......

(ماشئہ اشرف سیال آٹوا)

❂

آیا مرا مسافر
اپنے جلو میں لے کر
مہر وسخا کے تحفے
صبر و وفا کے نسخے
اِک آفتاب تاباں
جس سے ہوئے فروزاں
تاریک وتار گوشے
تاریک وتار رستے
دشوار کار رستے
اسپر مرا جہاں کو
رستہ دکھا رہا ہے
غواص بحر معنی
لایا زباں سے اپنی
انمول موتیوں کو
تہ سے سمندروں کی
پھیلا ؤ جھولیوں کو
میرا سخی خزانے
بھر بھر لٹا رہا ہے

آیا مرا مسافر
ہاتھوں میں اپنے لے کے
بیمار مغربی کے
دل کی شفا کے نسخے
تریاق زہر دنیا
شب کی دعا کے تحفے
جس صدق کا یقیں ہے
جس نور کا امیں ہے
اس کی تجلیوں سے
دنیا کا ہر کنارہ
اب جگمگا رہا ہے

❂

آنکھیں نہ اپنی موندو
پردے اٹھاؤ دل کے
جو نور آ رہا ہے
اُس سے وجود بھر لو
یوسف کی میرے خوشبو
رگ رگ میں یوں رچا لو
ہو جائے جان معطر
ہر آنکھ ہو منور

❂

کاندھوں کا بار دیکھو
رُخ کا نکھار دیکھو
دنیا نثار دیکھو
بھرتی ہیں کب نگاہیں
کیا بار بار دیکھو
آمد سے اس کی میرے
گھر کی بہار دیکھو
حُبِ خدا کے پیاسو
لے کے شراب عرفاں
خود میکدے کی جانب
ساقی بلا رہا ہے

کیسا جلا وطن ہے
ڈنکا دمن دمن ہے
چہچہا چمن چمن ہے
اِس طائرِ امن کا
سارا جہاں وطن ہے
لے کر نوائے احمدؑ
جس سمت جا رہا ہے
آنکھوں میں بس رہا ہے
دل میں سما رہا ہے

❂

وہ برق گام میرا
وہ خوش خرام میرا
جس سرزمیں کو جائے
جس راستے سے آئے
رحمت کی اُس پہ بارش
فضل وکرم کے سائے
پہنچیں مری دعائیں
میرا سلام جائے
ہر راہ کی طوالت
تسخیرِ خاکِ پا ہو
حافظ ترا خُدا ہو
ناصر ترا خُدا ہو

❂

(بشکریہ ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا دسمبر ۱۹۹۰ء)

خطبۃ جمعۃ المبارک

امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے مسلسل انکار کیا کہ کویت پر قبضے کا جہاں تک تعلق ہے اس کا کوئی LINKAGE نہیں ہے

صدر صدام حسین کہتے تھے کہ اس کا LINK ہے اور دونوں کو اکٹھا طے کرو۔ اگر LINK تسلیم ہو جاتا تو

اس کے نتیجہ میں اس مسئلے کا یہ حل بنتا کہ صدر صدام کویت کے علاقے میں جو جارحیت کی ہے اس علاقے کو

چھوڑ کر اپنی جارحیت کے قدم کو واپس لے اور یہود نے ZIONISTS نے جو شرق اردن کے مغربی کنارے

کو غصب کیا ہے اور وہاں اس کے خلاف جارحانہ پیش قدمی کی ہے وہ اپنے قدموں کو وہاں سے واپس ہٹا لے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم تبلیغ (فروری) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اسلام کی تاریخ بہت سی خوفناک غداریوں سے داغدار ہے اور اگر آپ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دور کے ابتدائی حصے کو چھوڑ کر جس میں خلفائے راشدین کا دور اور کچھ بعد کا عرصہ شامل ہے، باقی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے مسلمانوں ہی سے کچھ غدار حاصل کئے گئے ہیں اور کبھی بھی اس کے بغیر ملت اسلامیہ کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکا۔ اس تاریخ پر نظر ڈالیں تو غداریوں کی تعریف میں موجودہ جنگ سیاہ ترین حروف میں لکھے جانے کے لائق ہے کیونکہ آج تک کبھی اتنی اسلامی مملکتوں نے مل کر ملت اسلامیہ کے مفاد کے خلاف ایسی ہولناک سازش نہیں کی یا اس میں شریک نہیں ہوئے۔ پس یہ جو موجودہ جنگ ہے اس کو اس دور میں آج کے مبصرین ان مسلمان ممالک کو پاگل بنانے کے لئے جو ان کے ساتھ شامل ہوئے، جو کچھ چاہیں کہیں۔ لیکن کل مغربی دنیا کے محققین اور مؤرخین بھی یہی بات کہیں گے جو میں آج کہہ رہا ہوں کہ ان مسلمان ممالک نے اسلامی مفاد کے ساتھ حد سے زیادہ غداری کی اور اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ مل کر ایک ایسی ابھرتی ہوئی اسلامی طاقت کو تباہ کیا اور اس طرح مکمل طور پر ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی۔ ابھی تک ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ کوشش کی۔ اللہ بہتر جانتا ہے کل کو کیا نتیجہ نکلے گا۔ لیکن اگر خدانخواستہ یہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے تو کل کا مؤرخ یہی بات لکھے گا کہ جب انہوں نے کوشش کی تو یہ مسلمان ممالک پوری طرح اسلام کے دشمنوں کے ساتھ مل کر

ایک عظیم اسلامی مملکت کو تباہ کرنے کے لئے

شامل ہوئے اور ذرہ بھر بھی عدل یا رحم سے کام نہیں لیا اور ذرہ بھر بھی قومی حمیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔

اس ضمن میں کچھ ممالک تو ایسے تھے جن سے مجھے یہی توقع تھی، ان کے متعلق یہی احتمال تھا کہ ایسا ہی کریں گے جن میں ایک سعودی عرب ہے اور ایک EGYPT۔ Egypt اس لئے کہ Egypt پہلے ہی مالی دباؤ کے نیچے آکر اور کچھ اپنا علاقہ واپس لینے کی خاطر اسرائیل کے ساتھ معاہدوں میں جکڑا جا چکا ہے اور اس وقت مغربی طاقتیں مصر کو کلیۃً اپنا حصہ سمجھتی ہیں۔ دوسرے SAUDI ARABIA جس کی عالم اسلام سے غداری ایک تاریخی نوعیت رکھتی ہے، اس کا آغاز ہی غداری کے نتیجے میں ہوا۔ اس کا قیام ہی غداری کے نتیجے میں ہوا۔ مسلسل انگریزی حکومت کا نمائندہ رہا یا امریکن مفاد کا نمائندہ رہا اور اسلام کے دو مقدس ترین شہروں پر قابض ہونے کی وجہ سے مذہب کا ایک جھوٹا سا دکھاوے کا لبادہ پہنے رکھا جس کے نتیجے میں بہت سی مسلمان مملکتیں اس بدنصیب ملک کے رعب میں آئی رہیں اور محض اس لئے اس سے محبت کرتی رہیں اور پیار کا تعلق رکھتی رہیں کہ وہ اسے مکے اور مدینے کا یا دوسرے لفظوں میں محمد رسول اللہ اور خدا کا نمائندہ سمجھتی تھیں۔

اس ضمن میں میں نے بارہا بعض مسلمان ریاستوں کے باشندوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ تم بڑے دھوکے میں مبتلا ہو۔

میں سعودی عرب کی تاریخ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔

وہابیت کی تاریخ سے خوب واقف ہوں۔ تم یہ سمجھ رہے ہو کہ مکے اور مدینے کے میناروں سے جو آوازیں بلند ہوتی ہیں یہ اللہ اور رسول کی آوازیں ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان میناروں پر صرف لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے ہیں اور مائیکروفون واشنگٹن میں ہیں اور ان مائیکروفونز پر بولنے والا اسرائیل ہے کیونکہ یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کسی لمبی چوڑی دلیل کی ضرورت نہیں۔ کوئی انسان جو موجودہ حالات کا ذرا سا بھی علم رکھتا ہے یہ دو ٹوک

بات خوب جانتا ہے کہ

سعودی عرب کلیتہً امریکہ کے قبضہ قدرت میں

ہے اور امریکہ کلیتہً اسرائیلی اقتدار کو عملاً اپنی پالیسیز (POLICIES) میں قبول کر چکا ہے۔ یہ ظاہری صورت ہے جو نظر آتے ہوئے بھی مسلمان ممالک اس صورت سے اندھے رہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جماعت احمدیہ کو انتہائی جھوٹے اور غلیظ پروپیگنڈے کا نشانہ بنایا گیا کہ جماعت احمدیہ انگریز کی ایجنٹ ہے۔ اس لئے جب مسلمان ممالک کے نمائندے ہم سے یہ بات سنتے تھے تو وہ سمجھتے تھے شاید اپنے گلے سے بلا ٹال کر سعودی عرب پر پھینکتے ہیں اور اپنے انتقام لے رہے ہیں ورنہ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ اب دنیا کے سامنے یہ بات کھل کر آ چکی ہے اور وہ سارے مولوی بھی جو ان سے پیسے لے کر ان کا کھا کر احمدیوں کو کبھی یہودیوں کے ایجنٹ قرار دیتے تھے، کبھی انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیتے تھے۔ کھلم کھلا اب ان SAUDIANS کو، سعودی حکومت کے سربراہوں اور سارے جو ان کے ساتھ شامل ہیں، وہابی علماء کو سب کو ملا کر یہودی ایجنٹ اور مغربی ایجنٹ قرار دے رہے ہیں اور ان کے متعلق ایسی گندی زبان استعمال کر رہے ہیں کہ وہ تو ہمیں زیب نہیں دیتی لیکن جیسا کہ پاکستان کی گلیوں میں اسی قسم کی گفتگو ہوتی ہے، ایسی ہی آوازیں بلند کی جاتی ہیں آپ جانتے ہی ہیں، ایسی ہی آوازیں انگلستان میں بھی سعودیت کے خلاف بلند ہوئیں اور دوسرے ممالک کے متعلق بھی یہی اطلاع آ رہی ہے کہ اب تمام عالم اسلام ان کی حقیقت کو سمجھا ہے۔ اس لئے ان سے کسی قسم کی غداری پر تعجب کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ یقین تھا کہ یہی کریں گے۔ یہی ان کا طریق ہے، یہی ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ موجودہ دور میں بعض ایسے ممالک نے بھی اسلام کے مفاد سے غداری کی ہے جن سے دور کی بھی توقع نہیں تھی اور اس میں کبھی یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی دیانت کے علاوہ سعودی دباؤ بھی اور سعودی اثر بھی بہت حد تک شامل ہے اور کچھ غربت کی مجبوریاں ہیں جن کے نتیجے میں بعض ملکوں نے اپنے ایمان بیچے ہیں۔ جن ممالک سے کوئی دور کی بھی توقع نہیں تھی ان میں ایک پاکستان ہے، ایک ترکی ہے اور ایک شام ہے۔

پاکستان سے تو اس لئے مجھے توقع نہیں تھی کہ وہاں کی حکومت چاہے کتنی ہی امریکن نواز کیوں نہ ہو میں بحیثیت پاکستانی جانتا ہوں کہ پاکستانی عوام اور پاکستانی فوج کا مزاج یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ مغربی طاقتوں کے ساتھ مل کر کسی مسلمان ملک پر حملہ کریں یا اس حملے کا جواز ثابت کرنے کے لئے اُن میں شامل ہو جائیں۔ کسی قیمت پر پاکستانی مزاج اس بات کو قبول نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود موجودہ حکومت نے جب پوری طرح اس نہایت ہولناک اقدام کی تائید کی جو عراق کے خلاف اتحاد کے نام پر کیا گیا ہے تو میں حیران رہ گیا کہ یہ کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے لیکن الحمد للہ کہ دو تین دن پہلے پاکستان کی فوج کے سربراہ

جنرل اسلم بیگ نے اس غلط فہمی کو تو دور کر دیا

کہ فوج کی تائید اس فیصلے کو شامل ہے چنانچہ انہوں نے کھلم کھلا اس سے برأت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم ہرگز اس فیصلے کو پسند نہیں کرتے۔ یہ غلط فیصلہ ہے اور ملت اسلامیہ کے مفاد کے خلاف ہے۔

جہاں تک TURKEY کا تعلق ہے TURKEY تو تمام دنیا میں مسلمان مفادات کے محافظ کے طور پر صدیوں سے اتنا نیک نام پیدا کئے ہوئے ہے کہ اسی نام سے یورپ میں یہ جانا جاتا تھا اور ترکی کی عثمانیہ حکومت سے مغربی طاقتیں بھی کانپتی تھیں اور جب بھی ترکی کا نام آتا تھا تو وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب تک یہ سلطنت قائم ہے اسلام کا سر نہیں

میں نفوذ کا ہمارے لئے کوئی موقعہ پیدا نہیں ہو سکتا، کوئی دور کا بھی امکان نہیں۔ چنانچہ اتنی لمبی عظمت کی تاریخ کو ایک فیصلے سے اس طرح سیاہ اور بدزیب بنا دینا اور ایسے داغدار کر دینا یہ اتنی بڑی خودکشی ہے کہ تاریخ میں شاید اس کی کوئی مثال نظر نہ آ سکے۔

ترکی قوم پر ایسا داغ لگا دیا گیا ہے

جو اب مٹ نہیں سکے گا۔ سوائے اس کے کہ کوئی عظیم انقلاب برپا ہو اور پھر وہ اپنے خون سے اس داغ کو دھونے کی کوشش کریں۔

جہاں تک SYRIA کا تعلق ہے اس کے لئے بھی کئی ایسی وجوہات تھیں جن کی بناء پر مجھے SYRIA یعنی شام سے ایسی توقع نہیں تھی۔ ایک تو حافظ الاسد کا اپنا گولان ہائیٹ (Height) کا علاقہ اسرائیل نے ہتیایا ہوا ہے اور بڑی دیر سے ان کی اسرائیل سے مخاصمت اور لڑائی چلی آ رہی ہے اور اس تاریخی دور میں جب سے اسرائیل کا قیام ہوا ہے SYRIA نے اسرائیل کی مخالفت میں بڑی قربانیاں پیش کی ہیں اور اپنے علاقے بھی گنوائے لیکن اپنے مؤقف کو تبدیل نہیں کیا۔ اس کے علاوہ

صدام کی جو تصویر

مغربی قومیں آج کھینچ رہی ہیں اُس سے بہت زیادہ بھیانک اور بدصورت تصویر صدر حافظ الاسد کی انہی قوموں نے کھینچ رکھی تھی اور اب تک وہی قائم ہے۔ اس لئے میں کبھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ جب مغربی قومیں ایک طرف صدر صدام کو گندی گالیاں دیں گی اور اس کی کردار کشی کر رہی ہوں گی تو صدر حافظ الاسد کس طرح یہ سمجھیں گے کہ میں اس سے بچ کر ان کے ساتھ گلے مل سکتا ہوں لیکن ان کو میں نے

صدر بُش کو اور صدر حافظ الاسد

کو میں نے اکٹھے ایک صوفے پر بیٹھے دوستانہ باتیں کرتے ہوئے ٹیلیویژن پر دیکھا اور ان کی پالیسی کو یکسر اس طرح بدلتے دیکھا ہے کہ عقل گنگ رہ جاتی ہے، کچھ سمجھ نہیں آتی۔ انسان ششدر رہ جاتا ہے کہ یہ کیسا واقعہ ہوا ہے۔

ایران سے مجھے نہ توقع تھی نہ ہے نہ ہوگی

کیونکہ ایران کے متعلق پہلے بھی کئی بار کھلم کھلا یہ اقرار کر چکا ہوں کہ مذہبی عقائد سے اختلاف کے باوجود ایرانی قوم اسلام کے معاملے میں منافقت نہیں کرتی۔ اسلام کی سچی عاشق ہے۔ ان کا اسلام کا تصور غلط ہو سکتا ہے یہ تو ہو سکتا ہے کہ شیعہ ازم میں بعض ایسے عقائد کے قائل ہوں جن سے ہم اتفاق نہیں کرتے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسلام کے تصور میں جہاں تک سیاست کا تصور ہے ان کے خیال میں بہت سی غلطیاں ہوں یعنی اسلام کے سیاسی تصور میں ان کے خیال میں غلطیاں ہوں اور ہیں میرے نزدیک۔ لیکن جان بوجھ کر اسلام سے غداری کریں یہ ایرانی قوم سے ممکن نہیں ہے اور ان کی تاریخ بھی خدمت اسلام کے عظیم کارناموں سے روشن ہے بلکہ جتنی علمی خدمت اسلام کی وسیع تر ایران نے کی ہے جس کا ایک حصہ اب روس کے قبضے میں ہے اس خدمت کو اگر باقی اسلام کی خدمت کے مقابل پر رکھیں تو آپس میں تول کرنا بہت ہی مشکل ہوگا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایران کی خدمت کسی طرح دوسری سب خدمتوں سے پیچھے رہ گئی ہے۔ الحمد للہ کہ ایران نے اپنی توقعات کو پورا کیا اور باوجود اس کے کہ صدر صدام کی حکومت سے ایرانی حکومت کا شدید اختلاف تھا۔

آٹھ سال تک نہایت خوفناک خونی جنگ

میں یہ لوگ مبتلا رہے ہیں اور بہت ہی گہرے شکوے اور صدمے تھے۔ اگر ایران، عراق کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا تو دنیا سمجھ سکتی تھی اور مؤرخ اس کو معاف بھی کر سکتا تھا کہ اتنی خوفناک جنگ کے بعد

اگر ایران نے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے تو کوئی حرج نہیں ایسا ہوجایا کرتا ہے، آخر انسانی جذبات ہیں جو بعض باتوں سے مشتعل ہوکر پھر قابو میں نہیں آتے۔ اس وقت انسان گہری سوچوں میں نہیں پڑ سکتا کہ اسلام کے تقاضے کیا ہیں، ملت کے تقاضے کیا ہیں۔ جذبات میں بہہ جاتا ہے تو یہ باتیں سوچ کر ایک مؤرخ کہہ سکتا ہے کہ اس پہلو سے یہ قابلِ معافی ہے مگر ایران نے اگرچہ ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ تو نہیں کیا لیکن اس ابتلاء میں پوری طرح نیوٹرل (NEUTRAL) رہتے ہوئے عراق کو عراق کی غلطی یاد کرائی اور مغربی طاقتوں کو ان کی غلطی یاد کرائی گویا کہ انصاف پر قائم رہا۔ اس پہلو سے ایران کا نام انشاء اللہ اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ عزت سے لیا جائے گا۔

یہ تو مختصر تبصرہ ہے سیاسی طور پر اسلام سے وفاداری یا عدمِ وفاداری کا جہاں تک تعلق ہے میں جب اسلام سے وفاداری یا عدمِ وفاداری کہہ رہا ہوں تو سیاسی معنوں میں کہہ رہا ہوں یعنی ملتِ اسلامیہ سے وفاداری یا عدمِ وفاداری کی بات ہو رہی ہے لیکن اس ضمن میں ایک یہ بات اور بھی بتانی چاہتا ہوں کہ ملتِ اسلامیہ میں دو ممالک ایسے تھے، دو سلطنتیں ایسی تھیں جو مذہب کے لحاظ سے بھی غیر معمولی مقام رکھتی تھیں۔ اسلام کے مقدس مقامات کے محافظ کے طور پر اور اس کے مجاور اور نگران کے طور پر سعودی عرب کو دنیائے اسلام میں ایک عظیم حیثیت حاصل ہے جس سے کوئی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اس کی خوش نصیبی تھی کہ اتنی بڑی سعادت، اتنی بڑی امانت اس کے سپرد ہوئی اور دوسری طرف اسلامی علوم کا محافظ اور نگہدار مصر سمجھا جاتا تھا کیونکہ

مصر کی جامعہ ازہر

نے اسلامی علوم کی جو خدمت کی ہے اس کی کوئی مثال کسی اور اسلامی ملک میں دکھائی نہیں دیتی اور اسلام کے آخری دور میں علمی خدمت کے لحاظ سے جامعہ ازہر مصر کو جو پوزیشن حاصل ہے اس کا کوئی اور دنیا میں مقابلہ نہیں کر سکتا پس ان دونوں سے اس پہلو سے کوئی دور کی بھی توقع نہیں رکھی جاسکتی تھی کہ یہ ملتِ اسلامیہ سے غداری کریں گے۔ چنانچہ ان کا حال دیکھ کر مجھے وہ ایک شعر یاد آجاتا ہے جو بچپن میں سنا ہوا تھا اور اُس زمانے میں زیادہ اچھا لگا کرتا تھا مگر بعد میں درمیانہ سا لگنے لگا۔ وہ یہ تھا کہ ؎

آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

کہ جب ظالم شکاری نے میرے گھونسلے کو جلایا تو جن پتوں پر میرا ٹھکانہ تھا، میرا سرہانہ تھا، میرا تکیہ تھا وہی پتے ہل ہل کر اس میرے گھونسلے کی آگ کو ہوا دینے لگے۔ تو علمی لحاظ سے اور تقدس کے لحاظ سے جن دو ملکوں پر عالم اسلام کا تکیہ تھا جب دشمن نے عالم اسلام کے آشیانے کو آگ دی ہے تو انہوں نے ہی اس آگ کو ہوا دی ہے۔ پس یہ ایسا جرم نہیں ہے جو کبھی بھی تاریخ میں معاف کیا جاسکے گا۔ اللہ تعالےٰ کی تقدیر کیا فیصلہ کرتی ہے۔ آج کرتی ہے یا کل کرتی ہے۔ اس دنیا میں کچھ دکھاتی ہے یا ان کی سزا جزا کا معاملہ آخرت تک ملتوی کر دیتی ہے یہ تو اللہ تعالیٰ مالک ہے وہی بہتر فیصلے کر سکتا ہے لیکن جہاں تک دنیا کی سمجھ بوجھ کا تعلق ہے اس کے بد اثرات کچھ تو ظاہر ہو رہے ہیں کچھ ایسے ہیں جو مدتوں ہوتے رہیں گے اور صرف اس خطۂ ارض میں محدود نہیں رہیں گے بلکہ بہت وسیع ہوں گے اور بہت پھیل جائیں گے۔

دوسرا پہلو اس جنگ کا یہ ہے کہ جس کو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ

اس جنگ کا مقصد

کیا ہے۔ کیوں ہو رہی ہے؟ اس کی نوعیت کیا ہے؟ جب تک ہم اس کو اچھی طرح سمجھ نہ لیں اس وقت تک اس بارے میں ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ عالم اسلام کا صحیح مؤقف کیا ہونا چاہیئے یا دنیا کا مؤقف کیا ہونا چاہیئے۔ UNITED NATIONS کو اس بارہ میں کیا اصلاحی اقدامات کرنے چاہئیں۔ مرض کا جب تک تجزیہ ہی نہ ہو۔ تشخیص ہی صحیح نہ ہو اُس وقت تک صحیح علاج تجویز ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے میں باقی خطبے میں مختصراً اس جنگ کی وجوہات کا اور اصل محرکات کا اور مقاصد کا تجزیہ کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ اس کی روشنی میں پھر آئندہ انشاء اللہ ایسی تجاویز پیش کروں گا جو UNITED NATIONS کے لئے بھی ہوں گی اور دنیا کی دوسری قوموں کے لئے بھی اور عالم اسلام کے لئے بھی کہ احمدیہ نقطۂ نگاہ سے ان مسائل کا کیا حل ہے اور آئندہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اگر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے تو کس پہلو سے، کس طریق پر غور ہونا چاہیئے۔

اس وقت تو ہم مغرب سے یہی آواز سُن رہے ہیں اور

صدر بُش اس آواز کو

سب سے زیادہ زور سے اور شور کے ساتھ دُنیا میں پیش کر رہے ہیں کہ یہ جنگ مذہبی جنگ نہیں ہے۔ یہ جنگ کسی قسم کے مفادات سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ تیل کی جنگ نہیں ہے۔ یہ ہمارے مفادات کی جنگ نہیں ہے۔ یہ اسلام کی جنگ نہیں ہے یہ یہودیت کی جنگ نہیں ہے یہ عیسائیت کی جنگ نہیں ہے۔ پھر یہ کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں یہ حق اور انصاف کی جنگ ہے۔ یہ سچ اور جھوٹ کی جنگ ہے۔ یہ نیکی اور بدی کی جنگ ہے۔ یہ تمام دنیا کی جنگ ہے ایک ظالم اور سفاک شخص صدام کے خلاف۔ یہ وہ امریکی نظریہ ہے جس کو اس کثرت کے ساتھ ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات میں مشتہر کیا جارہا ہے کہ اکثر مغربی دُنیا اس کو تسلیم کر بیٹھی ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعی یہی جنگ ہے لیکن بہت سے منصف مزاج اور گہری نظر رکھنے والے مبصرین ہیں جو انکار کر رہے ہیں اور مغرب ہی کے مبصرین کی میں بات کر رہا ہوں۔ ان میں بڑے بڑے ماہر اور تجربہ کار سیاستدان بھی ہیں اور دانشور، صحافی، ہر قسم کے طبقے سے کچھ نہ کچھ آوازیں یہ بلند ہو رہی ہیں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ سب پروپیگنڈہ ہے۔ اور ہمیں ہمارے ہی راہنما دھوکے دے رہے ہیں اور کھلے کھلے دھوکے دے رہے ہیں۔ یہ جنگ کچھ اور ہے۔ ایڈورڈ ہیتھ جو انگلستان کے پرائم منسٹر رہ چکے ہیں یہ اپنی بصیرت کے لحاظ سے اور بصارت کے لحاظ سے اور سیاسی سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اور سیاست کے وسیع تجربہ کے لحاظ سے انگلستان کی عظیم ترین زندہ شخصیتوں میں شامل ہوتے ہیں اور مسلسل ان کا یہی مؤقف رہا ہے کہ ہماری موجودہ سیاسی لیڈرشپ ہمیں سخت دھوکہ دے رہی ہے اور یہ جو نیک مقاصد کا اعلان کیا جارہا ہے ہرگز یہ بات نہیں۔

یہ جنگ انتہائی خود غرضانہ اور ظالمانہ جنگ ہے

اور احمقانہ جنگ ہے کیونکہ ان کے نزدیک بھی اس کے نہایت ہی خوفناک بد اثرات پیدا ہوں گے اور جنگ کے بعد کے حالات بہت زیادہ خطرناک ثابت ہوں گے۔ بہرحال اس وقت میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ مغربی مفکرین کیا کیا کہہ رہے ہیں۔ خلاصۃً دوسری آواز یہ ہے کہ یہ تیل کی جنگ ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ جنگ صدر بُش کی اور صدر صدام کی جنگ ہے اور ان کے نزدیک صدر بُش نے اس مسئلے کو اپنی ذاتی انا کا مسئلہ بنالیا ہے اور اب ان کی عقل اور ان کے جذبات ان کے قابو میں نہیں رہے۔ جب وہ بات کرتے ہیں تو ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں اور اس طرح بچوں کی طرح ایسے غلط محاورے استعمال کرتے ہیں کہ یہ لگتا ہی نہیں کہ کوئی عظیم قومی راہنما بات کر رہا ہے۔ اس لئے وہ بڑے زور کے ساتھ اس مسلک کو پیش کرتے ہیں کہ یہ جنگ دراصل صدر بُش کی جنگ ہے جو صدر صدام سے شدید نفرت کرتے ہیں اور انہوں نے امریکی تسلط کو قبول کرنے سے جو انکار کیا اور اس کے رعب میں آنے سے انکار کیا اس کے نتیجے میں غضب بھڑکا ہوا ہے جو قابو میں نہیں آرہا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کو تو جذباتی فیصلے نہیں کرنے چاہئیں اور چونکہ ہم نے صرف اپنی ہی فکر نہیں کرنی بلکہ سب دنیا کی فکر کرنی ہے۔ کمزور اور چھوٹے اور بے طاقت ہونے کے باوجود کیونکہ ہم میں سے ہر ایک یہ یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کی سرداری یعنی خدمت کے رنگ میں ہمارے سپرد فرمائی ہے۔ ہمیں اس دنیا کا قائد بنایا گیا ہے اور قائد کا معنیٰ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بیان فرمایا کہ

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

کہ قوم کا سردار اس کا خادم ہوا کرتا ہے یعنی سردار اور خادم ایک ہی چیز کے دراصل دو نام ہیں۔ اگر کوئی خدمت کرنا نہیں جانتا تو وہ سیادت کا حق نہیں رکھتا اور اگر وہ کوئی سیادت پاجاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ خدمت کرے۔ پس ان معنوں میں مَیں قائد ہونے کی بات کرتا ہوں اور کسی معنی میں نہیں۔ پس ہم نے بنی نوع انسان کی خدمت کرنی ہے۔ ان کو اُن کے صحیح اور غلط کی تمیز سکھانی ہے اور ان کو سمجھانے کی کوشش کرنی ہے کہ تمام بنی نوع انسانِ عالم کا مفاد کس بات میں ہے۔ کس چیز میں ان کی بھلائی ہے۔ کس چیز میں ان کی بُرائی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے مَیں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو خوب کھولوں اور پھر

جہاں جہاں احمدی اس مسئلے کو سمجھ لیں

پھر وہ اپنی طاقت کے مطابق آواز اُٹھائیں اور ماحول کی سوچ اور آراء کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔

اس مسئلے کا آغاز دراصل پچھلی صدی کے آخر پر ہوچکا تھا۔ جو جنگ آج نظر آرہی ہے اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ ۱۸۹۷ء میں ایک صیہونی مقاصد کی کونسل قائم ہوئی جو یہود کے اس طبقے سے تعلق رکھتی تھی جو حضرت داؤدؑ کی بادشاہت کے قائل ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ تمام دنیا پر ایک دن داؤدی حکومت ضرور قائم ہوکر رہے گی۔ ان کو صیہونی یا اسرائیلی کہا جاتا ہے۔ صیہونیوں کی ایک ورلڈ کونسل قائم ہوئی اور اس نے اپنا ایک ڈیکلریشن ظاہر کیا۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اسی سال یا اس سے کم و بیش کچھ آگے پیچھے کے عرصہ میں ایک یہودی DOCUMENT یعنی مسودہ پہلی مرتبہ دنیا کے سامنے نمایاں ہوا، جس کا نام تھا پروٹوکالز آف ایلڈرز آف زائن (PROTOCOLS OF ELDERS OF ZION) یعنی زائن، وہی زائن (ZION) جس کا مَیں ذکر کررہا ہوں یعنی اسرائیلی حکومت، زائن ازم کے قیام کا مظہر یہ لفظ زائن ہے۔ زائن وہ پہاڑ ہے جس کے اُوپر کہتے ہیں حضرت داؤدؑ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بہرحال جب زائن کہتے ہیں تو مراد اسرائیل ہے تو اسرائیل کے بڑے لوگ جو ZIONISM کے قائل ہیں اُن کے چوٹی کے راہنماؤں کی سکیم کہ ہم کس طرح دنیا پر اپنے تسلط کو قائم کریں گے اور اُس کے لئے لائحہ عمل کیا ہوگا۔ کن اصولوں پر ہم کام کریں گے۔ کیا ہمارے مقاصد ہوں گے۔ کیا کیا طریق اختیار کئے جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو مجھے اب تاریخ تو یاد نہیں لیکن یہ یقینی طور پر یاد ہے کہ اُنیسویں صدی کے آخر پر ۱۸۹۷ء کے لگ بھگ پہلی مرتبہ یہ DOCUMENT ایک روسی عورت کے ہاتھ لگا۔ جو دراصل ان ELDERS OF ZION، جن کی یہ سکیم تھی، کی سیکرٹری کے طور پر کام کررہی تھی۔ جیسے بھی یہ واقعہ ہوا ہے اور ان میں سے ایک کے ہاں دعوت تھی چنانچہ ایک دفعہ وہ رات کو اپنے دوست کے گھر اس کا انتظار کررہی تھی اور اس کو دیر ہوگئی۔ اس نے اس کی میز پر پڑی ہوئی کتابوں میں سے ایک مسودہ دیکھنے کے لئے، دل بہلانے کے لئے چن لیا اور یہی وہ مسودہ ہے جس کا نام ہے PROTOCOL OF ELDERS OF ZION اس مسودے کو پڑھ کر وہ ایسی دہشت زدہ ہوئی اور اس میں دنیا کو فتح کرنے کا ایسا خوفناک منصوبہ تھا کہ وہ اس کو لے کر بھاگ گئی اور روس چلی گئی اور

پہلی مرتبہ اس کتاب کو روس میں شائع کیا گیا۔ پھر ۱۹۰۵ء میں پہلی مرتبہ اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا تو بہرحال یہ وہی دَور ہے کہ جب ایک طرف انہوں نے ایک مخفی منصوبہ تیار کیا اور دوسری طرف ایک ظاہری منصوبے کا اعلان کیا اور یہ جو ظاہری منصوبہ ہے اس کے متعلق کوئی CONTROVERSY نہیں ہے۔ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہود کہتے ہیں کہ ہاں ہمارا منصوبہ تھا اور ہم نے دنیا میں اس کو ظاہر کیا ہے۔ وہ صرف اتنا تھا کہ حکومتوں کے تعلقات کے لحاظ سے، دوسرے اثرات کو بڑھانے کے لحاظ سے ہم ایک منظم جدوجہد کریں گے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ اسرائیل کو اپنا ایک الگ گھر بطور ریاست کے مل جائے۔ تو جو دوسرا منصوبہ تھا اس کا مقصد تھا کہ اسرائیل UNITED NATIONS کے ذریعے اور اس زمانے میں اگرچہ UNITED NATIONS کا کوئی تصور بھی موجود نہیں تھا۔ لیگ آف نیشنز بھی نہیں تھیں، اس کے باوجود اس منصوبے میں یہ سب کچھ ذکر موجود ہے اور اس سکیم کے ذکر کے بعد وہ منصوبہ آخر یہ ارادہ ظاہر کرتا ہے کہ جب یہ ساری باتیں ہوجائیں گی۔ ہم

UNITED NATIONS قائم کرنے میں کامیاب ہوچکے ہوں گے

تو پھر ہم UNITED NATIONS پر قبضہ کریں گے اور UNITED NATIONS پر قبضے کے ذریعے پھر ساری دنیا پر حکومت ہوگی تو یہ UNITED NATIONS پر قبضہ کرنے کا اور اس کے ذریعے پھر آگے دنیا پر حکومت کرنے کا جو منصوبہ تھا اس میں بہت سالوں کا لگنا ایک طبعی امر تھا لیکن جس جس مرحلے کا اس میں ذکر ہے کہ ان ان مراحل کو طے کرکے ہم بالآخر اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے وہ تمام مراحل اسی طرح وقتاً فوقتاً طے ہوتے رہے۔ چنانچہ جب یہود نے اس منصوبے سے قطع تعلق کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ ہماری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ہمارا منصوبہ نہیں ہے تو اس پر دُنیا کے علماء اور سیاستدانوں اور دانشوروں نے بڑی بڑی بحثیں اُٹھائیں۔ کئی عدالتوں میں اس پر مقدمہ بازیاں ہوئیں۔ انگلستان کے ایک پروٹسٹنٹ نے اس پر بہت تحقیق کی ہے اور اس نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام ہے WATER FLOWING EASTWARDS۔ اس کتاب میں اس کے سارے پہلوؤں پر بحث ہے۔ مجھے آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے اس کو پڑھنے کا موقعہ ملا تھا۔ اس کے بعد کوئی دوست مانگ کر لے گئے اور پھر وہ ہاتھوں ہاتھ بکھر کے پتہ نہیں کہاں چلی گئی۔ انگلستان سے مَیں نے کوشش کی ہے لیکن وہ دستیاب نہیں ہوتی کیونکہ اس کتاب میں یہ بھی ذکر ہے کہ اس کتاب کو یہود فوراً مارکیٹ سے غائب کردیتے ہیں۔ یہ درست ہے یا غلط کہ یہود کرتے ہیں یا کوئی اور کرتا ہے مگر ہو ضرور جاتی ہے۔ یہ تو ہمارا تجربہ ہے۔ پس معین طور پر الفاظ تو مَیں بیان نہیں کرسکتا لیکن جو بات مَیں بیان کرتا ہوں بنیادی طور پر مضمون کے لحاظ سے درست ہے۔ چنانچہ اس میں اس نے لکھا ہے جب انگلستان کے پرائم منسٹر ڈزرائیلی، غالباً ڈزرائیلی نام تھا، ان سے یہ پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک یہ مسودہ جو یہود کی طرف منسوب کیا جاتا ہے واقعۃً بڑے یہودی آدمیوں کی تحریر ہے اور ان کا منصوبہ ہے یا اُن کے خلاف محض ایک سازش ہے اور ان کو بدنام کرنے کی کوشش ہے تو اس کا جواب ڈزرائیلی نے یہ دیا کہ میرے نزدیک صرف دو صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو یہ منصوبہ واقعۃً انہی لوگوں کا ہے جن کی طرف منسوب ہورہا ہے کیونکہ اس کے بعد جتنے واقعات رونما ہونے لگے اور اسی ترتیب کے ساتھ، اسی تفصیل کے ساتھ اور یا پھر یہ کسی نبی کی کتاب ہوگی جس نے خدا سے علم پاکر اتنی زبردست پیشگوئی کی ہوگی تو اُس نے کہا: میرے نزدیک، تو دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو پرلے درجے کے جھوٹوں کی ہے جنہوں نے منصوبہ بنایا اور اب انکار کررہے ہیں اور یا پھر ایک بہت بزرگ اور سچے کی کتاب ہے جس کو خدا نے بتایا تھا کہ آئندہ یہ واقعات ہوں گے۔

آج ہم جس دَور میں داخل ہوئے ہیں یہ اس کی تکمیل کے آخری

مراحل کا ذکر ہے۔ جب روس اور امریکہ کے درمیان مفاہمتیں شروع ہوئیں اور برلن کی دیوار گرنی شروع ہوئی تو مجھے اس وقت یہ منصوبہ یاد آیا۔ اگرچہ میرے پاس موجود نہیں تھا کہ میں اپنی MEMORY ' اپنی یادداشت کو تازہ کرسکتا مگر اتنا مجھے یاد ہے کہ اُس کے آخر پر یہی لکھا ہوا تھا کہ بالآخر ہم پھر ساری دنیا کو پہلے تقسیم کریں گے اور پھر اکٹھا کردیں گے اور اس وقت یہ ہوگا جب ہمارا UNITED NATIONS پر پوری طرح قبضہ ہوچکا ہوگا تو اُس وقت سے میرا دل اس بات پر دھڑک رہا تھا کہ اب وہ خطرناک دن آنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہے آگیا ہے لیکن اس خوف کے باوجود جو اتنی بڑی بڑی علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد ایک طبعی امر ہے مجھے ایک یہ بھی کامل یقین ہے کہ بالآخر یہ منصوبہ ضرور ناکام ہوگا اور میرا یہ اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کی بناء پر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا کہ

" فری میسن مسلّط نہیں کئے جائیں گے "

اور سنہ ۱۹۰۵ء میں انگریزی میں یہ منصوبہ دُنیا کے سامنے آیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ فری میسن مسلّط کئے جائیں گے۔ پس اُس زمانے میں جبکہ فری میسنز کا کسی کو تصوّر بھی نہ تھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہونا یعنی ہندوستان میں تو " فری میسنزی " کا بہت کم لوگوں کو پتہ تھا اور پھر قادیان جیسے گاؤں میں اچانک یہ الہام ہوجانا حیرت انگیز بات ہے پس مجھے کامل یقین ہے کہ بالآخر یہ منصوبہ ضرور ناکام ہوگا مگر ناکام ہونے سے پہلے دنیا میں نہایت ہی خطرناک زہر پھیلا چکا ہوگا۔ بہت سے آتش فشاں پھٹ چکے ہوں گے اس کے نتیجے میں۔ بہت سے زلازل واقع ہوچکے ہوں گے۔ بہت سی تباہیاں آئیں گی۔ بہت سی مصیبتوں میں قومیں مبتلا ہوں گی۔ بہت بڑے خطرناک دن ہیں جن سے ہمیں گزرنا ہوگا کیونکہ اتنا بڑا منصوبہ اچانک خود بخود ناکام نہیں ہوا کرتا۔ پوری کوشش کے بعد یہ منصوبہ اپنے سارے پَر پُرزے نکالے گا اور اس کی ناکامی کے لئے خدا کی تقدیر جو مدافعانہ کوشش کرے گی وہ بہرحال غالب آئے گی لیکن اس دوران ہمیں ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار ہونا چاہئے کہ بنی نوع انسان بہت بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گزریں گے اور انسان کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا اور اس میں سے کچھ حصہ لازماً احمدیوں کو بھی ملے گا کیونکہ یہ نہیں ہوسکتا کہ قومی عذابوں اور ابتلاؤں کے وقت سچوں کی جماعت کلیتہً بچ جائے۔ تکلیف میں کچھ نہ کچھ ضرور حصے دار ہوتی ہے لیکن یہ سب کچھ ہوجانے کے بعد بالآخر اسلام کی ترقی اور فتح اور احمدیت کے غلبے کے دن آئیں گے یہ وہ آخری تقدیر ہے جو لازماً ظاہر ہوگی اور وہی دراصل

دُنیا کا "نظام نو" ہے

وہ نظام نو نہیں ہے جو صدر بُش کے دماغ میں ہے جسے وہ NEW WORLD ORDER کے طور پر دُنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں مگر اس مضمون کو سردست چھوڑتے ہوئے میں واپس وہاں آتا ہوں کہ سب سے پہلے موجودہ حالات کی بنیاد ۱۸۹۷ء کے لگ بھگ رکھی گئی۔ ظاہری طور پر تو بہرحال ۱۸۹۷ء میں رکھی گئی جب اسرائیل کی حکومت کے قیام کی کوششوں کا اعلان ہوا۔

اس کے بعد دوسرا بڑا قدم ۱۹۱۷ء میں ہمیں نظر آتا ہے جبکہ بالفور (BALFOUR) نے، بالفور یا بیلفور جو بھی PRONUNCIATION صحیح ہے، جو انگلستان کے فارن سیکرٹری تھے، انہوں نے ایک بہت امیر یہودی انسان کو جو یہودی کمیونٹی کا نمائندہ تھا، راتشیلڈ (ROTHSCHILD) جو بعد میں لارڈ (LORD) بھی بن گیا تھا اس وقت بھی شاید LORD ہی تھا LORD ROTHSCHILD کو ایک خط لکھا جس میں کیبنٹ کے ایک جلسے سے اس کو مطلع کیا اور یہ DOCUMENT کے طور پر چھپا ہوا موجود ہے کہ برطانوی حکومت نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ فلسطین میں اسرائیلیوں کو گھر دینے کے مسئلے پر ہر طرح تعاون کریں گے اور ہر طرح آپ کا ساتھ دیں گے اور ہاتھ بٹائیں گے۔ یہ دور جو ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ تک کے عرصے میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ دور اسلام کے خلاف سازشوں کا ایک نہایت ہی خوفناک اور سنگین دور ہے اور ان سازشوں میں سب سے زیادہ نمایاں حصّہ اُس وقت کی برطانوی حکومت نے لیا۔ میں اُس کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۸۹۷ء میں FIRST WORLD ZIONIST CONGRESS نے جو ڈیکلریشن دیا اُس وقت پریذیڈنٹ DR. THEODOR HERZL تھے اور اگست ۱۸۹۷ء میں یہ منصوبہ دنیا میں باقاعدہ شائع ہوا۔ ۱۹۱۷ء کو بالفور (BALFOUR) برٹش فارن سیکرٹری نے راتشیلڈ کو جو خط لکھا ہے اُس کا میں ذکر کرچکا ہوں۔ اس سے ایک سال پہلے ۱۹۱۶ء میں Mr. Mc MAHON جو انگلستان کی حکومت کے نمائندہ تھے انہوں نے مکّہ اور مدینہ اور

ارضِ حجاز کے گورنر شریف حسین صاحب

کو ایک خط لکھا۔ یہ شرق اُردن کا خاندان تھا جو ترکی کی طرف سے ارضِ حجاز پر ترکی کی نمائندگی کرتا تھا اور اس خاندان کے افراد کو شریف مکّہ کے طور پر یعنی مکّہ کے گورنر کے لقب کے ساتھ وہاں گورنر بنایا جاتا تھا تو شریف مکّہ کو Mc MAHON نے ایک خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم اس بات پر ہم سے اتفاق کرو کہ ہم تمہیں ترکی کی ظالمانہ حکومت سے آزادی دلائیں اور آزاد عرب ریاست کے قیام میں تمہاری مدد کریں تو اس کے بدلے تم ہمیں یہ یہ مراعات دو۔ کچھ علاقے A کے نام سے MARK کرکے نقشے میں ظاہر کئے گئے، کچھ B کے نام سے اور کچھ فرانسیسی تسلّط کے علاقے بتائے گئے، کچھ انگریزی تسلّط کے۔ ان ساری شرائط کا خلاصہ یہ تھا کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے فارن پالیسی بنانے کا پورا اختیار انگلستان کو ہوگا یا فرانس کو ہوگا اور تمہیں اپنے بیرونی معاملات طے کرنے میں اِن اِن دائروں میں جن جن حکومتوں کا تسلّط ہے اُن کے مشورے اور اجازت کے بغیر کوئی کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی یہاں تک کہ کوئی یورپین مبصّر اور کوئی یورپین مشیر تم وہاں سے نہیں بلا سکتے جب تک انگریزی تسلّط کے علاقے میں انگریز سے اجازت نہ ملے یا فرانسیسی تسلّط کے علاقے میں فرانس سے اجازت نہ ملے۔ اِدھر ان سے یہ گفت و شنید ہو رہی تھی، شریف مکّہ سے اور اُدھر وہابی حکومت کے سربراہ یعنی سعودی خاندان سے سازباز چل رہی تھی کہ اگر تم ہم سے یہ معاہدہ کرو کہ اس علاقے پر ہمیشہ کے لئے انگریزی تسلّط کو قبول کرلوگے اور انگریز کی مرضی کے بغیر کوئی فارن پالیسی طے نہیں ہوگی اور ترکی کی حکومت کو تباہ کرنے میں ہمارا ساتھ دوگے۔ اور بہت سی شرطیں تھیں تو

ہم تمہاری مدد کریں گے کہ تم ارضِ حجاز پر قابض ہوجاؤ

اور تمہاری حکومت کی ہمیشہ حفاظت کا تم سے اقرار کریں گے اور تمہیں تحفظ دیں گے کہ کبھی کوئی تمہیں میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے۔ اور یہ معاہدہ اُن کے ساتھ طے پاگیا اور چند سالوں کے بعد باقاعدہ اسی طرح حملہ ہوا اور پھر انہوں نے شریف مکّہ کو الگ کردیا تو ۱۹۱۵-۱۶-۱۷ کے زمانے میں ایک طرف شریف مکّہ سے یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ دوسری طرف شریف مکّہ کے مخالفین سے وہ باتیں ہو رہی تھیں اور تیسری طرف روس اور انگلستان اور فرانس، ان تینوں کا ۱۹۱۶ء میں عثمانی حکومت کو آپس میں بانٹنے پر ایک معاہدہ ہوا اور اس میں یہ باتیں طے ہوئیں کہ جب ہم عثمانی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے تو کون سا حصّہ روس اپنے قبضے میں کرے گا۔

[illegible] ۹ [illegible]

کون سا فرانس اپنے قبضے میں کریگا۔ کون سا انگریز اپنے قبضے میں کریں گے اور اس کے علاوہ ایک اینگلو فرنچ ایگریمنٹ ہوا جس میں عرب کی بندر بانٹ کے متعلق انگریزوں اور فرانسیسیوں کا آپس کا معاہدہ تھا۔

پس اس علاقے پر تین بڑی طاقتوں کا تسلط بطور منصوبے کے اس زمانے میں طے ہو چکا تھا اور جہاں عرب کا تعلق ہے۔ یہاں روس کی دخل کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی۔ عرب علاقوں پر فرانس اور انگلستان کی اجارہ داری تسلیم کی جا چکی تھی۔ پس بعد میں جو جنگیں ہوئیں اور بعد میں ان دونوں قوموں نے جو کردار یہاں ادا کیا ہے وہ اس پس منظر میں سمجھنا بڑا آسان ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے جب ہم موجودہ صورتحال کا تجزیہ کرتے ہیں تو مقاصد کو سمجھنا نسبتاً زیادہ آسان ہو جاتا ہے لیکن اس بات کو آگے بڑھانے سے پہلے ایک ایسی MYSTERY کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ان مسائل سے گہرا تعلق رکھتی ہے ۲ دو ایسی باتیں ہیں جو عام طور پر انسان توقع نہیں رکھتا کہ ہوں گی لیکن ہوئی ہیں۔ ایک بات یہ ہے کہ۔

مشرقِ وسطیٰ دنیا کا امیر ترین علاقہ ہے

اور دنیا کے سارے تیل کا ۶۰ فیصد اس علاقے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اپنی دفاع کی طاقت کے لحاظ سے دنیا کا کمزور ترین علاقہ ہے اور انڈسٹریل GROWTH کے لحاظ سے دنیا کا کمزور ترین علاقہ ہے۔ پس یہ کیا مسئلہ ہے۔ کیا معمہ ہے کہ جہاں دولتوں کے پہاڑ ہوں وہاں پہریدار کوئی نہ ہوں۔ یہاں کسی بینک میں سونے کی کچھ ڈلیاں بھی ہوں تو حفاظت کے بڑے پکے انتظام ہوا کرتے ہیں لیکن وہاں تو واقعۃً سونوں کے پہاڑ پیدا ہو رہے ہیں اور اس کے باوجود فوجی نقطۂ نگاہ سے ایک خلاء کا علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ جو طاقت آپ دیکھ رہے ہیں اس کی اس دولت سے درحقیقت کوئی نسبت نہیں ہے جو وہاں موجود ہے تو کیوں ایسا ہو رہا ہے۔ کیوں اس علاقے کو کمزور رکھا گیا ہے جبکہ اسرائیل جو اس علاقے کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے جس میں تیل کی دولت نہیں ہے۔ اس کو غیر معمولی طور پر طاقتور بنایا گیا ہے۔ پس جہاں مال پڑا ہے وہ حصہ کمزور ہے۔ جہاں ڈاکے کا خطرہ ہے اس حصے کو طاقت دے دی گئی ہے۔ ایک یہ معمہ ہے جو حل ہونے والا ہے۔

دوسرا معمہ یہ ہے کہ صدر صدام نے جب LINKAGE کی پیشکش کی تو LINKAGE کی پیشکش کو کیوں رد کیا گیا۔ جب ہم اس کا تجزیہ کرتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ کیوں اس پیشکش کو رد کیا گیا ہے۔ جب آپ اس کو پوری طرح سمجھ جائیں گے تو پھر آخری حل کیا ہونا چاہیئے؛ وہ بات بھی آپ کو سمجھ آ جائے گی۔ امریکہ نے اور اس کے اتحادیوں نے مسلسل انکار کیا کہ کویت پر قبضے کا جہاں تک تعلق ہے اس کا کوئی LINKAGE نہیں ہے۔ صدر صدام حسین کہتے تھے کہ اس کا LINK ہے اور دونوں کو اکٹھا طے کرو۔ اگر یہ LINK تسلیم ہو جاتا تو اس کے نتیجے میں اس مسئلے کا یہ حل بنتا کہ صدر صدام نے کویت کے علاقے میں جو جارحیت کی ہے اس علاقے کو چھوڑ کر اپنی جارحیت کے قدم کو واپس لے لے اور یہود نے، ZIONISTS نے جو شرق اردن کے مغربی کنارے کو غصب کیا ہے اور وہاں اس کے خلاف جارحانہ پیشقدمی کی ہے وہ اپنے قدموں کو وہاں سے واپس ہٹا لے۔ ایک جارحیت کو کالعدم کرو، دوسری جارحیت کو کالعدم کرو۔ دونوں فریقین برابر ہو جاتی ہیں اور انصاف قائم ہو جاتا ہے۔ یہ معاملہ آگے نہیں بڑھتا۔ یہ دراصل مقصد تھا صدر صدام کا جو بار بار LINKAGE کے اوپر زور دیتے چلے جا رہے تھے۔ دنیا کی بڑی طاقتوں نے

جس کا اس مسئلے سے تعلق ہے اس کو بالکل اور رنگ میں، عمداً غلط رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور دنیا کی رائے عامہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی حالانکہ صدر صدام کا موقف وہی تھا جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

مغربی دنیا نے LINKAGE کو اس طرح عمداً غلط سمجھا کہ گویا صدر صدام یہ کہہ رہے ہیں کہ چونکہ اسرائیل نے ہمارے ایک مسلمان بھائی ملک کے کچھ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اس لئے اس غصے میں میں نے بھی اپنے ایک مسلمان بھائی کے علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اور دونوں ایک ہی جیسے معاملات ہیں۔ حالانکہ اس میں کوئی منطق نہیں ہے اور انہوں نے اسی وجہ سے اس LINKAGE کے موقف کا مذاق اڑایا اور اس کو بالکل بودا اور بے معنی قرار دیا اور کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ تیل کے جھگڑے کے نتیجے میں، یعنی تیل کا جھگڑا ان معنوں میں کہ کویت کی تیل کی فروخت کی جو پالیسی ہے اس سے عراق کو اختلاف تھا اور کچھ اور ایسے مسائل تھے تو تیل کے جھگڑوں کے نتیجے میں عراق نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں کویت پر قابض ہو جاؤں گا اور وہ جھگڑے دراصل بہانے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ کویت کی تیل کی دولت پر قبضہ کرے تو کہتے ہیں اس میں LINKAGE کہاں سے ہو گیا۔ ان دونوں باتوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے حالانکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں بڑا گہرا تعلق ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر تم جارحیت کے خلاف ہو تو تم اس جارحیت کو کالعدم کرو جو پہلے اس علاقے پر ہو چکی ہے، میں بھی کالعدم کر دیتا ہوں۔ بات ختم ہو جائے گی لیکن اس کی طرف آتے نہیں تھے تو کیوں نہیں آ رہے تھے یہ۔ آخر کیا وجہ ہے؟ اسرائیل سے کیوں اتنا گہرا تعلق ہے؟ کیا رشتے داریاں ہیں؟ کیا اس کے مفادات کی غلامی کی ضرورت ہے؟ اور اس کے بدلے اتنی بڑی بڑی قیمتیں ادا کر رہے ہیں کہ انسان کے تصور میں بھی ان قیمتوں کی کیمت پوری طرح داخل نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک بلین کی کیمت کیا ہے۔ ہم جیسے عام غرباء تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایک بلین کتنی بڑی رقم ہوتی ہے۔ ایک بلین روپے بھی ہمارے لئے بہت ہیں لیکن ایک بلین ڈالر تو بہت بڑی رقم ہے۔ اس جنگ میں جو اعداد و شمار ظاہر ہو رہے ہیں، صرف امریکہ کا ایک بلین روزانہ خرچ ہو رہا ہے۔ ایک بلین ڈالر کا مطلب ہے ایک عرب ڈالر اور جتنے دن یہ جنگ چلے گی یہ اسی طرح خرچ ہوتا چلا جائے گا اور اس کے علاوہ انگریزوں کا خرچ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ فرانسیسیوں کا خرچ ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے ان کے خرچ ہو چکے ہیں اور حالت ابھی سے یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ

دنیا کے سامنے کشکول لیکر نکلنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

انگریز ڈپلومیسی میں امریکہ سے بہت بہتر ہے اور انگریز کی ڈپلومیسی میں صدیوں کی ٹریننگ کی وجہ سے ایک نفاست پائی جاتی ہے۔ اس لئے جب ہمارے فارن سیکرٹری صاحب جرمنی گئے تو وہاں سے انہوں نے چھ ۶/۱ سائٹ سو ملین کی جو AID انکو دی اس کا اعلان کرتے وقت انہوں نے پہلا فقرہ یہ کہا کہ دیکھو بھئی! میں کوئی کشکول لے کر تو نہیں یہاں آیا تھا۔ میرے ہاتھ میں تو کوئی کشکول نہیں تھا۔ میرے دماغ میں تو FIGURE بھی کوئی نہیں تھی۔ کوئی اعداد نہیں تھے کہ اتنی رقم میں وصول کروں گا۔ یہ جرمن بھائی ہمارے بڑے مہربان ہیں۔ بہت اچھے لوگ ہیں۔ اچھی قوم ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنے ان بھائیوں کی مشکل میں مدد دیں اور WAR EFFORTS میں ہم کچھ حصہ ڈالیں تو ہم شکریے سے قبول کرتے ہیں۔

ایڈورڈ ہیتھ نے کل رات کو اسی بحث میں خصوصیت سے حصہ لیتے وقت کہا کہ تم اس جھوٹ کی اور مکاریوں کی حد ہو گئی ہے۔ تم نے قوم کو ساری دنیا

میں بے عزت کر دیا ہے۔ کشکول ہاتھ میں پکڑ کے تم بھاگے پھرتے ہو۔ اس مصیبت میں پڑنے کی ضرورت کیا تھی جس کو سنبھال نہیں سکتے جس کے لئے انگلستان کی عزت کو اور عظمت کو داغدار کر دیا ہے اور اب تم بھکاری بن گئے ہو۔ امریکن اس کے مقابل پر کورس (COARSE) یعنی اکھڑ قسم کے POLITICIANS ہیں۔ کوئیل صاحب۔ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں جو امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ ہیں اور ان کی جو ذہنی اور سیاسی قابلیتیں ہیں ان کے اوپر امریکہ کا اخبار نویس ہمیشہ ہنستا رہتا ہے۔ اور مذاق اڑاتا رہتا ہے۔ اس حصے کا تو میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ان کے آپس کے معاملات ہیں لیکن ان کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں اور یہ نہیں پتہ لگتا کہ میں کس طرح بعض چیزوں پر پردے ڈالوں۔ چنانچہ اپنے امریکہ کے مانگنے کو انہوں نے ایک اور نام دیا ہے۔ جیسے ہمارے پنجاب میں مشہور ہے کہ بعض "ڈنڈا فقیر" ہوتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ یہ کہیں کہ بھئی خدا کے واسطے کچھ بھیک ڈال دو۔ بھوکے مر رہے ہیں کچھ مدد کرو، رحم کرو۔ وہ ڈنڈا لیکر جاتے ہیں کہ دیتے ہو تو دو ورنہ ہم لاٹھی سے سر پھاڑ دیں گے تو انہوں نے اپنا جو طریق کار پیش کیا ہے وہ

"ڈنڈا فقیر"

والا ہے۔ جب ان سے ایک اخباری نمائندے نے یا ٹیلی ویژن کے نمائندے نے سوال کیا کہ بتائیے آپ دنیا سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا توقع! ہم نے تو ایسے فیصلے کر لئے ہیں کہ فلاں سے اتنا وصول کرنا ہے۔ فلاں سے اتنا وصول کرنا ہے۔ فلاں سے اتنا وصول کرنا ہے اور ہم نے مانگنا تو نہیں۔ ہم ان کو بتائیں گے کہ یہ تم نے دینا ہے۔ تو اس نے کہا کہ جناب! اگر وہ نہ دیں تو پھر کیا کریں گے۔ انہوں نے کہا: نہ دیں گے تو پھر اتنا میں بتا دیتا ہوں کہ پھر امریکی تعلقات پر انحصار نہ رکھیں۔ ایک دبی ہوئی دھمکی تھی تو بہر حال اتنی بڑی قیمت دے رہے ہیں اور تمام عالم اسلام میں جو نام انہوں نے پیدا کیا تھا یکسر اس کو مٹا بیٹھے ہیں۔ قریب ہی کے زمانے میں ایک وقت تھا جبکہ

پاکستان عملاً امریکہ کا سٹیلائیٹ بن چکا

تھا اور عوام الناس اس کو قبول کر چکے تھے۔ ہر سیاست دان اپنے وقار اور عظمت کے لئے امریکہ کی طرف دوڑتا تھا اور عوام میں اس کے خلاف ردّ عمل ہی ختم ہو چکا تھا۔ اب چند دنوں کے اندر اندر نفرت کی ایسی آگ بھڑکی ہے کہ لفظ امریکن وہاں گالی بن گیا ہے اور اسی طرح مسلمان ممالک سے برطانیہ نے اپنے تعلقات کو ادھیڑ کر رکھ دیا ہے اور بہت ہی لمبے عرصے سے جو نیک نام پیدا کیا تھا وہ نام مٹا دیا ہے تو یہ اتنی بڑی قیمت کیوں دے رہے ہیں کیوں نہ LINKAGE کو تسلیم کر لیا کہ اسرائیل کو کہتے کہ

تم فلاں علاقہ خالی کر دو اور عراق فلاں علاقہ خالی کر دیگا،

بات وہیں ختم ہو جائے گی۔ اس لئے ہمیں ان باتوں کا مزید تفصیل سے جائزہ لینا ہو گا کہ اس موجودہ لڑائی کے پس منظر میں کیا عوامل کام کر رہے ہیں۔ یہ جو الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ ان کے مشترکہ مفادات ہیں جن کی خاطر یہ اس وقت عراق کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اور کویت کی بحالی محض ایک بہانہ ہے۔ اس کی بھی چھان بین کرنی ہو گی کہ کیا پہلے مشترکہ یا غیر مشترکہ علاقائی مفادات کی خاطر ان قوموں نے اسی قسم کا ردّ عمل دکھایا کہ نہیں۔

دوسرا جو الزام ہے کہ یہود کی خاطر ایسا کیا جا رہا ہے۔ اس کی چھان بین کرنی ہو گی کہ جب بھی یہود اس علاقے میں مسلمان ریاستوں سے متصادم ہوئے ہیں یا اسرائیل کہنا چاہیئے۔ یہود میں تو بعض ایسے فرقے بھی ہیں جو اسرائیل کے خلاف ہیں بعض بڑے بڑے شریف النفس ایسے لوگ بھی ہیں جو اسرائیلی جارحیت کی کھل کر تنقید کرتے ہیں اور ان کی کارروائیوں کی کسی رنگ میں بھی تائید نہیں کرتے تو یہود نہیں کہنا چاہیئے، اسرائیل کہنا چاہیئے کہ اسرائیل کا جب بھی تصادم ہوا ہے ان قوموں نے اس میں کیا کردار ادا کیا ہے اور کیوں اسرائیل کی ہر موقعہ پر تائید کی ہے اگر تائید کی ہے تو مذہبی تعصب اس میں کار فرما ہے یا محض مفادات ہیں۔ اسرائیل کے قیام کی غرض و غایت کیا ہے۔ کیوں اس کو ہر بڑی سے بڑی قیمت پر قائم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ سارے سوالات ہیں جن کا جواب انشاء اللہ آئندہ خطبے میں پیش کروں گا اور جہاں سے اس تاریخ کی بحث کو چھوڑ رہا ہوں، وہیں سے اٹھا کر آج تک کے حالات تک رونما ہونے والے بڑے بڑے واقعات آپ کے سامنے پیش کروں گا تاکہ آپ کی یادداشت تازہ ہو جائے۔ اس تجزیے کے بعد پھر

اگلے خطبے میں اگر وقت ملا یا اس کے بعد کے خطبے میں

مَیں اسلامی نقطۂ نگاہ سے ان مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ آج وقت زیادہ ہو چکا ہے اس لئے اس بحث کو، اس خطاب کو سر دست یہاں ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہے توفیق عطا فرمائے کہ ہم بحیثیت غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم عالمی مسائل کا ایک ایسا حل پیش کرنے کی توفیق پائیں جس کی اندرونی طاقت ایسی ہو کہ اگر وہ اس کو قبول کریں تو بنی نوع انسان کو امن کی ضمانت ملے اور اگر قبول نہ کریں تو جو چاہیں کریں امن مہیا نہ کر سکیں۔ صحیح حل کے اندر ایک یہ طاقت ہوا کرتی ہے جو سچائی کی طاقت ہے۔ اگر کوئی انسان کسی صحیح مشورے کو قبول کرے تو اس کا فائدہ ہوتا ہے اور اگر ردّ کر دے تو اس کا نقصان ہوتا ہے۔ پس میں چونکہ اسلام کی نمائندگی میں بات کروں گا اس لئے یہ یقین رکھتا ہوں کہ جو حل جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا وہ ایسا حل ہے کہ جس کو تخفیف کی نظر سے دیکھا ہی نہیں جا سکتا۔ اگر قبول کرو گے تو اپنے فائدے کے لئے قبول کرو گے اور بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے بھی اور اگر ردّ کرو گے تو جو چاہے کوششیں کرو، دنیا سے تم فساد کو رفع دفع نہیں کر سکتے اور ایک کوشش کے بعد دوسری کوشش ناکام ہوتی چلی جائے گی اور ایک جنگ کے بعد دوسری جنگ سر اٹھاتی چلی جائے گی اور ایک بد امنی کے بعد دوسری بد امنی انسانی معاشرے کو خون آلود کرتی رہے گی اور انسان کے دل کے امن و سکون کو لوٹتی رہے گی۔ یہ میں یقین رکھتا ہوں کہ چونکہ میں خدا کے فضل کے ساتھ اسلامی حل پیش کروں گا، اس لئے بہر صورت ہو گا۔ ان کو یا قبول کرنا ہو گا اور فائدہ اٹھانا ہو گا یا ردّ کرنا ہو گا اور نقصان کی راہ اختیار کرنی ہو گی۔

جماعت احمدیہ سے میری درخواست ہے کہ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ میری ذہنی اور قلبی صلاحیتوں کو تقویٰ پر قائم رکھے تاکہ میں تقویٰ کے نور سے دیکھ کر ان مسائل کا کوئی ایسا حل تجویز کر سکوں جس سے بنی نوع انسان کو امن کی ضمانت دی جا سکے۔

یو۔پی کانفرنس کے متعلق

یو۔پی کانفرنس جو امسال رانچی میں منعقد ہونا طے پائی تھی بعض وجوہات کی بناء پر ملتوی کی جاتی ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

کیرلہ کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر تبلیغی سرگرمیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ سے کیرلہ کی ۴۲ جماعتوں میں مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی امیر کی قیادت میں اور مکرم اے۔پی کنجامو صاحب جنرل سیکرٹری اور مکرم اے۔کیو۔ٹی۔ایم صاحب سیکرٹری تبلیغ صوبائی کمیٹی اور صوبہ بھر کے مبلغین و معلمین کے بھرپور تعاون اور Team Work کے نتیجہ میں نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغ اور تعلیم و تربیت کی سرگرمیاں تیزی سے چل رہی ہیں۔ خاص کر کیرلہ کے مباہلہ کے بعد ہر شعبہ میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

کیرلہ میں بفضلہ تعالیٰ اکثر جماعتوں کی اپنی مسجد یا دار التبلیغ ہے۔ اور جن جماعتوں میں مسجد یا دار التبلیغ نہیں ہے وہاں اس کے قیام کے لئے مختلف منصوبے بنائے جاتے ہیں۔

ہفتۂ اخوت انسانی

مورخہ ۱۲ تا ۱۹ دسمبر ۱۹۹۰ء میں مسلسل دس دن تک کالیکٹ۔ تیلیچری۔ کاسرا گوڈ۔ مولکم۔ تیرور۔ تریچور۔ ایرناکلم۔ پتھوروتی اور کروناگپلی میں وسیع پیمانے پر جلسے منعقد ہوئے اور پانچ مقامات میں نہایت شاندار رنگ میں Peace March ہوا۔ اس کی رپورٹیں تمام اخبارات نے تصاویر کے ساتھ بہت اہمیت دے کر شائع کیں۔

تبلیغی جلسے

اس کے علاوہ نئے مقامات میں جہاں جماعتیں نہیں ہیں تبلیغی جلسے کرکے احمدی عقائد سے عوام کو روشناس کروایا گیا۔ بعض مقامات میں منعقدہ مخالفانہ جلسوں میں کی گئی تقریروں کے جواب دیئے گئے۔ چنانچہ منڈی مولی پوگوٹو۔ اڑم۔ کلکولم۔ کروڈالی۔ کارا چیرا۔ چمپین کوتی۔ ادیٹرا۔ پزتوکوٹ وغیرہ مقامات میں نہایت کامیاب جلسے ہوئے۔ مکرم مولوی شوکی صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مکرم مولوی ... صاحب اور مکرم ... صاحب نے تقریریں کیں۔

ایک مخالف مقام Peramdiia کے ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے احمدیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اگر کوئی احمدی مولوی حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کریں گے تو وہ اور ان کے تمام ساتھی احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ہماری طرف سے مبلغین اس مقام پر پہنچ گئے۔ لیکن مذکورہ مولوی صاحب ہمارے مبلغین سے بات چیت کرنے کے لئے ہی آمادہ نہیں ہوئے۔ باوجود اُن کے حاشیہ برداروں کے بار بار کے اصرار کے مولوی صاحب پیچھے ہٹ گئے جس کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد ہمارے مبلغین کو وہاں کامیاب تبلیغ کا موقعہ میسر آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۵، ۶، ۷ فروری کو کوئمبتور میں تین دن نہایت کامیاب تبلیغی جلسے ہوئے۔ ان جلسوں کو محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب وغیرہ نے خطاب فرمایا۔

ذیلی تنظیمیں

خدا کے فضل و کرم سے کیرلہ کی تمام جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ بہترین رنگ میں اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں۔ ایک مضبوط نظام کے تحت تقسیم لٹریچرز اور Street Meeting کے ذریعہ کامیاب تبلیغ کر رہی ہیں۔ ہر ہفتہ تربیتی اجلاسات دینی کلاس۔ درس القرآن وغیرہ ذمہ داری مبلغین کے ساتھ یہ ذیلی تنظیمیں بھرپور تعاون کر رہی ہیں۔

اسی طرح لجنۃ اماء اللہ کی ممبرات خواتین گھر گھر جا کر تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کر رہی ہیں۔ خدام الاحمدیہ ... جنرل ہسپتال میں ... نہایت شاندار رنگ میں وقار عمل کیا۔ اس میں سینکڑوں خدام نے ہسپتال اور اس کے ارد گرد اس طرح صاف کیا کہ ہسپتال کے منتظمین خدام کے اس بے لوث خدمت اور خلوص کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور ہسپتال کے انچارج نے اپنے تمام سٹاف کو بلا کر خدام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تقریر کی اور اُن کی مشروبات سے تواضع کی۔ اس کی اچھی رپورٹ اخبار ملایالہ منورما میں آئی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی اشاعت

یہ بات یہاں خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ براہ راست لندن سے خاکسار کے نام آتا ہے۔ اس کا فوری طور پر مالایالم میں ترجمہ کرکے اور اس کی فوٹو کاپی بنا کر کیرلہ کی تمام جماعتوں کو فوری طور پر پہنچایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں آج کل ہر جماعت میں صرف خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ ہی سنایا جاتا ہے۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی صوبائی تنظیم بھرپور تعاون کر رہی ہے۔

مشرق وسطیٰ کے حالات کے بارے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تین حالیہ خطبات کے ترجمے ہزاروں کی تعداد میں طبع کروا کر نہایت وسیع پیمانے پر علمی حلقوں میں تقسیم کئے گئے جس کا بفضلہ تعالیٰ نہایت بہترین اثر پیدا ہوا ہے۔

الوداع اور استقبالیہ

محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب جنہیں کیرلہ میں ۱۰ سال کا طویل عرصہ بطور مبلغ انچارج نہایت کامیابی سے دینی فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی تھی۔ ان کے ریٹائر ہونے پر ان کی جگہ خاکسار بطور مبلغ انچارج کیرلہ مقرر ہونے پر جماعتوں نے ... پیار و محبت اور خلوص کا اظہار کرتے ہوئے الوداعیہ اور استقبالیہ تقریبیں منعقد کیں۔ اور خراج تحسین پیش کیا۔ جماعت ہائے احمدیہ ایرناکلم کاکی ناڈ۔ پتھوروتی۔ کوچین۔ اور کروناگپلی وغیرہ نے ایسی تقریبیں منعقد کیں جن کو محترم مولانا صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔

اس کے علاوہ صوبائی کمیٹی کی طرف سے کالیکٹ ٹاؤن ہال میں مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۱ء کو وسیع پیمانے پر ایک جلسہ الوداعیہ واستقبالیہ منعقد ہوا۔ اس میں شمولیت کے لئے کیرلہ کی اکثر جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ علاوہ اس کے اس جلسہ میں مشرق وسطیٰ کی جنگ کے بارے میں جماعت احمدیہ کے موقف کے متعلق بھی تقریریں ہونے کا اعلان کیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے تھے جس سے ٹاؤن ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

اس جلسہ میں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ میں چار خطبوں کا تلخیص پیش کیا محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب نے خروج دجال و یاجوج ماجوج کے بارے میں قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے انہی پیشگوئیوں کے بارے میں تقریر کی۔ اس جلسہ کے بارے میں تصاویر کے ساتھ یہاں کے تینوں کثیر الاشاعت اخبارات ماتر بھومی۔ ملایالہ منورما اور کیرلہ کامودی نے رپورٹیں شائع کیں۔ صرف ماتر بھومی کی رپورٹ مجریہ ۲ فروری ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"مسلمان ممالک اگر چاہیں تو جنگ کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے"

کالیکٹ۔ موجودہ جنگ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کیرلہ احمدیہ چیف مشنری مولوی محمد عمر صاحب نے احمدیہ مسلم خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حوالہ سے بتایا کہ خلیج کی جنگ میں اس وقت کلیدی ... مسلم ممالک کے کورٹ میں ہے۔ لہٰذا اگر وہ چاہیں تو اس جنگ کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مشرق وسطیٰ کے موجودہ حالات قرآن مجید اور حضرت محمد (صلعم) کی پیشگوئیوں کا ظہور ہے۔ حضرت محمد (صلعم) نے پہلے ہی عرب کو آنے والے عظیم خطرہ کے بارہ میں جس کا تعلق

بمبئی میں رشین کونسلیٹ میں قرآن کریم کا پُرعظمت تحفہ

مورخہ ۱۷ دسمبر کو خاکسار نے سوویت کونسل جنرل بمبئی سے ملاقات کر کے ایک قرآن کریم رشین زبان کا کونسل صاحب کو پیش کیا جسے انہوں نے بڑے شوق سے قبول فرمایا نیز اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

اس بات کا علم جب ثقافتی کونسلر کو ہوا جو کہ خود عیسائی ہیں انہوں نے مشن کے ایڈریس پر خط لکھا اور ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر امیر جماعت کی ہدایت میں سہ رکنی وفد نے ثقافتی کونسلر سے ملاقات کی اس وفد میں امیر صاحب بمبئی مکرم غلام محمود صاحب رائچوری کے ساتھ خاکسار برہان احمد ظفر اور مکرم عبد القادر صاحب شامل تھے۔ ثقافتی کونسلر کو بھی ایک قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ محترم کونسلر صاحب نے فرمایا کہ آپ کی جماعت کی طرف سے شائع ہونے والا ترجمہ بہت اچھا ہے۔ اور انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ روس میں صحیح اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے لئے کوشش کریں۔ ہم آپ سے تعاون کریں گے۔

اس کے بعد دو مرتبہ خاکسار ان سے ملاقات کر چکا ہے۔ اور ان کو مزید لٹریچر بھی دیا گیا ہے۔ انہوں نے بھی بہت سی کتب تحفہ میں دی ہیں نیز کیسٹ دیکھنے کے لئے دیئے ہیں۔ جماعت کی طرف سے بھی ان کو کیسٹ دیکھنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اس رابطہ کو آئندہ کے لئے روس میں تبلیغ کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

برہان احمد ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی

احمدیہ بک اسٹال عثمان آباد

سابق کی طرح اس سال بھی خواجہ شمس الدین غازی عثمان آباد کے عرس کے موقعہ پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے جماعت احمدیہ عثمان آباد کے تعاون سے بک اسٹال لگایا گیا۔

بمبئی سے مکرم طارق احمد صاحب عرس سے دو یوم قبل ہی عثمان آباد تشریف لے گئے۔ ۳۱ جنوری کی شب خاکسار برہان احمد ظفر اور محترم غلام محمود صاحب رائچوری امیر جماعت احمدیہ بمبئی بھی اس میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ جمعہ عثمان آباد میں ادا کیا گیا۔ یکم فروری کی شب سے بک اسٹال لگایا گیا۔ چار دنوں میں ہمارے بک اسٹال سے ساڑھے تین صد روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ نیز پانچ صد فولڈر موعود اقوام عالم بزبان اردو، مراٹھی، انگریزی تقسیم کئے گئے۔ کئی افراد سے تبادلہ خیال ہوا۔

اس موقعہ پر عثمان آباد میں زیر تعمیر مسجد کا بھی جائزہ لیا گیا اور منعقد ہونے والی کانفرنس کے تعلق سے بھی ضروری مشورے کئے گئے۔ اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر اشارت احمد صاحب اور مکرم عبد الصمد صاحب اور ان کے دیگر بھائیوں نیز ان کے بچوں نے بھرپور تعاون کیا۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم سید [illegible] بخش صاحب جو کہ مکرم سید رسول بخش صاحب کے بڑے لڑکے تھے اور کلکتہ جماعت کے ایک دراز عرصہ امیر جماعت کلکتہ کے عہدہ پر فائز رہے۔ [illegible] کے بعد اپنے وطن [illegible] گرام ضلع کٹک اڑیسہ واپس آگئے اور تا حیات صدر جماعت رہے۔ [illegible] گزشتہ ۲۶ جنوری بروز ہفتہ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پروگرام دورہ محترم محمود احمد صاحب ملکانہ

برائے صوبہ بہار۔ یوپی۔ راجستھان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے صدقہ جاریہ اور جہاد کبیر ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ ادب و احترام کے ساتھ زندہ رہے گا۔ اضافہ اور وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے موصوف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ موصوف سے مخلصانہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۲ ۲/۹۱
موسی بنی مائنز / مہو بھنڈار	۱۴ ۲/۹۱	۳	۱۷
جمشید پور	۱۷	۲	۱۹
رانچی	۱۹	۱	۲۰
بھاگلپور / برہ پورہ	۲۰	۲	۲۲
خانپور ملکی	۲۲	۲	۲۴
بلاری	۲۴	۱	۲۵
مونگیر۔ پاکوڑ	۲۵	۲	۲۷
پٹنہ	۲۷	۱	۲۸
مظفر پور	۲۸	۱	۱ ۳/۹۱
دربھنگہ / پرکھو پٹی	۱ ۳/۹۱	۲	۳ ۳/۹۱
پٹنہ	۳	-	۳
گیا	۳	۱	۴
اردل	۴	۱	۵
آرہ	۵	۱	۶
الہ آباد	۶	۱	۷
بہوہ سیمور / دھن سنگھ پور	۷	۲	۹
راٹھ۔ مسکرا / مودھا	۹	۵	۱۴
جھانسی۔ پاریچھا	۱۴	۱	۱۵

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
صالح نگر / اڑیڈنگ	۱۵ ۳/۹۱	۲	۱۷ ۳/۹۱
سانڈھن	۱۷	۲	۱۹
ننگلہ گھنو	۱۹	۱	۲۰
بیاور صفاوات	۲۰	۲	۲۲
جے پور	۲۲	۱	۲۳
کشن گڑھ	۲۳	۱	۲۴
کشن گنج	۲۴	۱	۲۵
کامٹا	۲۵	۱	۲۶
آگرہ	۲۶	۱	۲۷
مین پوری	۲۷	۱	۲۸
علی گڑھ	۲۸	۱	۲۹
کانپور	۲۹	۱	۳۰
لکھنؤ	۳۰	۱	۳۱
فیض آباد	۳۱	۱	۱ ۴/۹۱
گونڈہ	۱ ۴/۹۱	۱	۲
لکھنؤ	۲	۱	۳
شاہجہانپور	۳	۱	۴
اودے پور کٹیا	۴	۲	۶
بریلی	۶	۱	۷
مراد آباد	۷	۱	۸
امروہہ	۸	۱	۹
قادیان	۱۵ ۴/۹۱	-	-
-	-	-	-

مرحوم نیک صالح صوم و صلوٰۃ کے پابند سلسلہ کے بہت اچھے خادم تھے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ -/۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ سید ظفر احمد اندور

خصوصی درخواست دعا

محترمہ رشیدہ بیگم اہلیہ قریشی عبد اللطیف صاحب مرحوم والدہ قریشی عبد المنان صاحب آف مانٹریال کینیڈا فرماتی ہیں کہ میری آنکھ میں موتیا ہے اور ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس کا آپریشن ہونا چاہیئے۔ میری صحت بھی ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے نیز انجنیا کی وجہ سے کمزور رہتی ہے۔ میں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت اور بزرگوں نیز درویشان قادیان کی خدمت میں اپنی صحت کاملہ اور آپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ نیز میرے بچوں اور بچیوں کیلئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین کا خادم بنائے اور ہر ایک پریشانی سے ان کو بچا کر رکھے۔ آمین۔ ۲۰ ڈالر چندہ بدر ہے۔

تحریکِ وقفِ نَو کے متعلق ضروری وضاحت

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریک وقفِ نَو کی مقررہ مدت ختم ہونے میں تقریباً ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے آئندہ پروگرام اور لائحہ عمل کے لئے شعبہ وقفِ نَو کی طرف سے ایک درخواست سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ہدایات و راہنمائی کے لئے پیش کی گئی تھی۔ جس پر حضور انور نے مندرجہ ذیل اہم فیصلہ فرمایا ہے:۔

(۱)۔ چونکہ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نَو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقفِ نَو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

(۲)۔ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسب سابق وقفِ اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

(۳)۔ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقفِ نَو میں شامل ہو سکیں گے۔

(i) :۔ جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہو گی۔ ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

(ii) :۔ یا جن کے والدین نے ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ/بچی کو وقف کریں۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ وقفِ نَو میں شامل ہو سکیں گے۔

(۴)۔ وہ احباب جن کے اس چار سال کے عرصہ (۳ر اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء) میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اور ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے وہ وقفِ نَو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ نَو کے متعلق مندرجہ بالا ہدایات کے علاوہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے چند اور بھی ہدایات ہیں جو ذیل میں درج کی جا رہی ہیں:۔

۱۔ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے بچوں کی درخواستیں وقفِ اولاد کے تحت براہ راست وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان کو بھجوائی جائیں۔ کیونکہ وقفِ نَو میں وہ بچے شامل کئے جا رہے ہیں جو ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

۲۔ جو احباب وقفِ نَو میں شمولیت کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں خط تحریر کریں وہ بچے کا نام۔ بچے کے والد/والدہ کا نام اور دادا کا نام اور پورا پتہ ضرور تحریر کریں۔ اس تعلق سے فارم وقفِ نَو دفتر تحریک جدید قادیان سے حاصل کریں۔

۳۔ جن احباب کو وقفِ نَو کے فارم بھجوائے گئے ہیں وہ جلد از جلد ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوائیں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے ریکارڈ کی تیاری کا کام مکمل نہیں ہو رہا۔

۴۔ جو احباب اپنے وقف شدہ بچوں کی تصاویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں وہ تصویر کی پشت پر بچے کا نام اور والد کا نام اور پتہ اور اگر حوالہ وقفِ نَو معلوم ہو تو ضرور درج کیا کریں تاکہ شعبہ وقفِ نَو کو معلوم ہو سکے کہ کس کی تصویر ہے۔

دُعائے مغفرت

مکرم شیخ شفیق الدین صاحب کیرنگ سے ۱۰/ روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے والد محترم عزیز الدین صاحب کو گھر میں سوتے ہوئے کسی نے مار دیا ہے۔ پولیس میں کیس درج ہے۔

مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے اور قاتل کے مل جانے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کی وفات مورخہ $\frac{1}{91}$۲۰ کو دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم واقفِ زندگی تھے اور اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے جو ۱۹۴۷ء کے نامساعد حالات میں مرکز سلسلہ کی خدمت کے لئے آئے۔ آپ کا شمار ابتدائی درویشان میں ہوتا ہے۔ ابتداء میں درویشان کی جو تقسیم ہوئی تھی اس میں درویشان کو ۳ حلقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مقامی۔ بیرونی اور ناصر آباد۔ مکرم چوہدری صاحب مرحوم حلقہ بیرونی درویشان کے نگران اور صدر حلقہ تھے۔

آپ کا آبائی وطن موضع بولاں تھاراں ضلع سیالکوٹ تھا۔ آپ B.A.Hons کرنے کے بعد محکمہ سول سپلائی میں ملازم تھے۔ قادیان بطور درویش آنے کے بعد واپس اپنی ملازمت میں جانے کی بجائے آپ نے خدمت سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور تمام عمر ثابت قدمی سے خدمت سلسلہ میں مصروفِ عمل رہے۔

آپ کو بطور محاسب۔ نائب ناظر بیت المال آمد۔ ایڈیشنل ناظر بیت المال آمد۔ ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور ایڈیشنل ناظر جائیداد کے مختلف عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے محکمہ جائیداد میں ایک لمبا عرصہ بطور مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی خدمت سلسلہ انجام دی اور صدر انجمن احمدیہ کے جائیداد کے مقدمات کی پیروی پوری توجہ اور ذمہ واری کے ساتھ کرتے رہے۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم کو ایک لمبا عرصہ میرے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے ہمیشہ پورے اخلاص کے ساتھ سلسلہ کے مفاد کو ہر دوسری بات پر مقدم رکھا اور اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے ہر موقعہ کے لئے ہمیشہ مستعد رکھا۔ ۶۰ سال کی عمر کو پہنچنے پر پینشن پر جانے کے بعد REEMPLOYED ہوتے رہے۔ یکم مئی ۹۱ کو پورے طور پر فارغ ہو جانے کے بعد بھی جب ان کو سلسلہ کے کسی ضروری کام پر جانے کے لئے کہا جاتا آپ پورے انشراح صدر کے ساتھ اس کے لئے تیار پائے گئے۔ جماعتی کاموں کے علاوہ بعض دوستوں کے انفرادی کاموں کے لئے بھی آپ نے کبھی تعاون کرنے سے گریز نہیں کیا۔

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم مورخہ $\frac{1}{91}$۲۰ کو قریباً ۱۲ بجے دوپہر خاکسار کو مکرم محمد سعید مودھا صاحب مرحوم کے مکان کے باہر کھڑے ملے اور سلام و دُعا کے بعد میری طرف سے دریافت کرنے پر بتایا کہ وہ کسی کام سے آئے ہیں۔ خاکسار کی یہ ان سے آخری ملاقات تھی۔ ذہن کے کسی گوشہ میں یہ خیال نہیں تھا کہ وہ آج ہی رات گذرنے سے قبل اس دارِ فانی سے کوچ کرنے والے ہیں۔ مرحوم چلتے پھرتے بغیر کسی سے خدمت کروائے اس گذرگاہ سے گذر گئے۔

آپ کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ اپنے متعلق طنز و مزاح کو ماتھے پر بَل لائے بغیر برداشت کر لیتے تھے۔ اور بسا اوقات غصہ دلانے والی بات کو بھی ہنسی خوشی میں ٹال دیتے تھے۔

خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحمید عاجز واقفِ زندگی سابق ناظر جائیداد و ناظر تعلیم

درخواست دُعا

مکرم مزمل احمد خان صاحب بوکارو سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اُن کے بچے کمپیٹیشن اور بعض دوسرے امتحانات دے رہے ہیں۔ امتحانات میں نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ادارہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۲۹ :- میں نصیر النساء بنت مکرم بہادر خاں صاحب درویش مرحوم قوم لانجھا پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

زیور طلائی کانٹے پانچ گرام موجودہ قیمت ... ۱۴۵۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر آئندہ میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ :	گواہ شد
قاسمی عبدالحمید	نصیر النساء	دلاور خاں

وصیت نمبر ۱۴۸۸۶ :- میں وحیدہ بیگم زوجہ حافظ اسلام الدین قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر -/۱۱۰۰ روپے بذمہ خاوند ۲- کانٹے طلائی ۳ ماشے موجودہ مالیت ۸۰۰/- روپے ۳- ناک کی دال موجودہ مالیت -/۱۰۰ روپے

میرا گزارہ میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ملازم ہیں۔ البتہ مجھے اپنے شوہر سے ماہوار -/۱۰ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد وجائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت تادم آخر بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری زندگی میں میری آمد یا جائیداد میں اضافہ ہوگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دینے کی پابند ہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
اسلام الدین خاوند موصیہ	وحیدہ	ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر ۱۴۸۸۸ :- میں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم محمد شریف صاحب بوچھی قوم سید پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد وآمد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر -/۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند ۲- مجھے اپنے شوہر سے ماہوار دس روپے جیب خرچ ملتے ہیں۔ میرا گذارہ میرے خاوند کے ذمہ ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں۔ میں اپنی اس آمد وجائیداد کی تادم آخر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر آئندہ میری جائیداد یا آمد میں کوئی اضافہ ہوگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دینے کی پابند رہوں گی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسی طرح میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ :	گواہ شد
محمد شریف خاوند موصیہ	طاہرہ بیگم	ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر ۱۴۸۸۹ :- میں امۃ اللطیف زوجہ چوہدری مختار احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے ۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے ۲- زیور طلائی کانٹے۔ بالیاں۔ گلے کا ہار۔ انگوٹھیاں ۳ عدد کل وزن ۴۰ گرام موجودہ قیمت -/۱۳۰۰۰ روپے ۳- زیور نقری چاندی کا سیٹ وزن ۵۰ گرام قیمت ۳۰۰ روپے ۴- پازیب نقری اندازاً ۵۰ گرام قیمت -/۲۰۰ روپے۔ میزان -/۱۵۰۰۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
چوہدری مختار احمد	امۃ اللطیف	شاہد احمد قاسمی

وصیت نمبر ۱۴۸۹۰ :- میں لئیق احمد ولد مکرم عبدالغفور صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۹۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری موجودہ جائیداد وآمد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- ایک عدد دستی گھڑی مالیتی -/۴۰۰ روپے ۲- ایک عدد پلاٹ ۱۰۰ گز واقع محبوب نگر متصل گورنمنٹ ہسپتال قیمت سات ہزار روپے

اس کے علاوہ خاکسار کا گزارہ تجارت سے ہوتا ہے۔ جس سے ماہانہ تخمیناً ۵۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد وآمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم فروری ۱۹۹۰ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ	لئیق احمد	محمود احمد بابو

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

بھارت کی متعدد جماعتوں کی جانب سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی مفصل رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں بوجہ عدم گنجائش جماعتوں کے صرف نام درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو ان نہایت مبارک جلسوں کی برکات سے نوازے اور حضرت آنحضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور ارشادات عالیہ پر ہم سب کو احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے (درثمین)

مندرجہ ذیل مقامات پر سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد ہوئے۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ پتہ پریم۔ کیرلہ۔ اودے پور کیشا۔ لجنہ اماء اللہ فیض آباد (باقی صفحہ ۱۳ پر)

جلسہ سالانہ قادیان اور اخبارات

ترتیب و پیشکش :- واصف احمد انصاری قائد مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش

● - قادیان دارالامان کے جلسہ سالانہ کے بیشتر جناب کے اخبارات نے جلی حروف سے خبریں اور فوٹو شائع کئے اور بہترین انداز سے کثیر تعداد میں پیغام حق پہنچانے کا موجب ہوئی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے مشورہ سے قادیان کے جلسہ سالانہ کی اطلاع دیتے ہوئے محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا نے مرکزی ریڈیو سے منشر کو خصوصی طور پر امرتسر تا قادیان ریل گاڑی چلانے کی درخواست کی جسے ہندوستان کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے روزنامہ "ہند سماچار" ۲۲ دسمبر نے حیدرآباد احمدیہ مسلم مشن کے حوالہ سے تفصیلی اور جلی خبر شائع کی جزاہ اللہ تعالیٰ۔

● - حیدرآباد سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت روزنامہ "سیاست" جو بیرونی ممالک، خاص اور پر خلیجی ممالک میں بہت زیادہ جاتا ہے نے یوں خبر شائع کی :۔

"قادیان میں جلسہ سالانہ"

حیدرآباد ۱۸ دسمبر۔ واصف احمد انصاری پریس سیکریٹری کے بموجب ۲۶ تا ۲۸ دسمبر قادیان میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے جس میں شمولیت کے لئے ہندوستان گورنمنٹ نے بیرونی ممالک کے مندوبین کو بھی خصوصی اجازت دی ہے۔ لہذا ہزاروں افراد پاکستان، انگلینڈ، سعودی عرب، مسقط، بحرین، انڈونیشیا اور جاپان سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آ رہے ہیں۔ اس جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا خصوصی پیغام اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خصوصی خطاب ہوگا حیدرآباد سے وفد جا رہے ہیں مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن (آندھرا پردیش) اور ان کے ہمراہ وفد ۲۲ دسمبر کو قادیان جا رہا ہے۔

(۲۲ دسمبر روزنامہ سیاست)

● - مشیر آباد سے نکلنے والا غیر از جماعت کا ہفت روزہ اخبار "آندھرا پبلی" رقمطراز ہے ...

" ۲۶/۲۷/۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء قادیان پنجاب میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ہندوستان گورنمنٹ نے بیرونی ممالک سے مندوبین کو اس جلسہ میں شرکت کی اجازت دی ہے۔ ہزاروں عقیدت مند اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ پاکستان سے تو بے شمار احمدی شرکت کر رہے ہیں نیز لندن، سعودی عرب، مسقط، بحرین، ماریشس، افریقہ اور جاپان، انڈونیشیا، ملیشیا سے کثیر تعداد میں لوگ اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا خصوصی پیغام اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خصوصی خطاب ہوگا۔ ایک عجیب منظر ہوگا۔ اور عالم اسلام کی فلاح و بہبود اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے لئے دعائیں کی جائیں گی اور منصوبے بنائے جائیں گے۔ حیدرآباد کے مولانا حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش کا بھی لیکچر ہوگا۔ آپ بھی شامل ہونے کے لئے جا رہے ہیں ....

قادیان سے نکلنے والا جماعت احمدیہ کا مشہور اخبار "بدر" ہفت روزہ جس کے ایڈیٹر جماعت احمدیہ کے نامور عالم مولانا عبد [illegible] صاحب فاضل ہیں کے اداریے نہایت معیاری اور موثر کن ہیں۔ اور ہم ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارا اداریہ "سعودی حکمرانوں کا خادم الحرمین شریف کا دعویٰ کھوکھلا ثابت" کو بدر میں جگہ دی اور ہزاروں قارئین کی نظروں سے ہمارا اداریہ گزارا۔ اور یہ اداریہ یقیناً صداقت کا متحمل ہے کیونکہ آج سعودی حکمران اسلام کے نام پر (مسلمانوں کو مٹانے کے لئے) عیسائیوں سے مل رہے ہیں جو قابل نفرت ہی نہیں بلکہ قابل مذمت عمل ہے جس کا ہم اعلان عام کرتے ہیں اور عجیب بات ہے کہ آج تک علماء دین جماعت احمدیہ پر الزام لگاتے تھے کہ قادیانی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور آج علماء کیا فرماتے ہیں۔ سعودی حکومت کے متعلق جبکہ قادیانی خلیفہ صاحب نے تو امریکہ کی فوجوں کے خلاف زبردست خطبہ دیا ہے اور اُن کی سعودیہ میں موجودگی کی مذمت کی ہے۔"

اس مرتبہ کا جلسہ سالانہ بے شمار برکتوں کے ساتھ جلوہ افروز ہوا اور افراد جماعت ذوق و شوق سے اس جلسہ میں شامل ہوئے پاکستان کے خوش نصیب احمدیوں کا جذبۂ ایمان قابل رشک تھا۔ اور جتنے دن پاکستانی مہمان قادیان رہے مقامات مقدسہ میں عجیب عبادات کا سماں تھا۔

بقیہ جلسہ سیرت النبیؐ :- لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ عثمان آباد۔ امہات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و سکندرآباد۔ جماعت احمدیہ منار گھاٹ۔ جماعت احمدیہ بیرہ پورہ (بھائیوں) مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ۔ مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ رپورٹ میں جماعت کا نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کانپور۔ جماعت احمدیہ بمبئی۔ جماعت احمدیہ سیلی (کرناٹک) جماعت احمدیہ ننگل گھنو۔ جماعت احمدیہ مرادآباد۔ جماعت احمدیہ ساندھن۔ لجنہ اماء اللہ فیض آباد۔ لجنہ اماء اللہ جمشید پور

(باقی صفحہ ۹ پر)

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO:
OFF. 6348177
RES. 6233389.
PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS
PLAT NO-6,
TRUN BHARAT CO. OP. SOCIETY Ltd,
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
BOMBAY-800099. ANDHERI(E).

اِرحَمُوا تُرحَمُوا
ارشادِ نبوی
(ترجمہ)
تمہارے رشتہ دار اور تمہارے اولوالارحام ہیں

طالبانِ دعا:-
[illegible]
۱۴ - میں نگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
NIR
CALCUTTA-15
پیش کردہ :-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر، ہوائی چپل، ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶ - ۵۱۳۲ - ۴۰۲۸ - ۴۳